پند نامہ

تالیف

شیخ فریدالدین عطار

بتحشیہ

مولانا قاضی سجاد حسین رحمہ اللہ

صدر مدرس مدرسہ عالیہ، فتح پوری، دہلی

مکتبۃ البشریٰ
کراچی۔ پاکستان

کتاب کا نام : پندنامہ

مؤلف : شیخ فرید الدین عطار

تعداد صفحات : ۹۶

قیمت برائے قارئین : =/۲۸روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-34023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبة البشرىٰ، کراچی۔ +92-321-2196170

مکتبة الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ +92-321-4399313

المصباح، ۱۶، اردو بازار، لاہور۔ +92-42-37124656, 37223210

بك لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دار الإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

شیخ فرید الدین عطار بھی مشرق کے ان علما میں سے ہیں جن کا شہرہ مشرق سے گزر کر مغرب تک پہنچا، اور جن کے پند ونصائح سے مشرقی قوموں نے ہی نہیں بلکہ مغرب کے بسنے والوں نے بھی فائدہ حاصل کیا، شیخ کو حضرتِ حق نے ایسی جاوید زندگی عنایت فرمائی جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، اور زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے ان کا تعارف دنیا میں محض ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے ہی نہیں ہے بلکہ وہ علم تصوف اور علم اخلاق کے ایسے نامور استاد مانے گئے جن کے زریں اقوال پر آج تک دنیا سر دھن رہی ہے اور ان شاءاللہ دھنتی رہے گی۔

فرید الدین لقب ہے، ابو حامد اور ابو طالب کنیت ہے، پورا نام محمد بن ابو بکر ابراہیم بن اسحاق ہے، چوں کہ آبائی پیشہ عطاری تھا اس لیے عطار اور فرید تخلّص کے طور پر لکھتے تھے۔ ۵۱۳ھ میں گدہ کن نامی قصبہ میں پیدا ہوئے جو نیشاپور کے علاقہ میں واقع ہے۔ ان کے والد ابو بکر ابراہیم چوں کہ مشہور عطار تھے شیخ نے ابتدائی عمر میں اسی عطاری کی دکان پر کام کیا اسی دوران میں طب بھی پڑھی، اور بحیثیت ایک طبیب خدمتِ خلق کرنے لگے، فنِ طب شیخ نے کس سے حاصل کیا یہ کچھ زیادہ واضح نہیں ہے۔ بہرحال شیخ کا بہت بڑا مطب تھا، اور اس میں کئی سو مریض یومیہ دیکھتے تھے۔ اپنے اس شغل کے دوران بھی شیخ تصوف اور تصانیف کی طرف متوجہ رہے، پھر شیخ کی زندگی میں ایک موڑ آیا اور اپنا سب کچھ خیرات کرکے شیخ سیاحی کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اس کا اصل سبب کیا تھا؟

مؤرخین اور ناقدین صحیح تسلیم کریں نہ کریں لیکن شیخ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔
ایک روز شیخ عطار اپنی دکان کے کاروبار میں منہمک تھے، دکان کا مال سنبھال رہے تھے اور روپے کی اُلٹ پھیر میں مصروف تھے اچانک ایک فقیر آیا اور اس نے "خدا کے نام پر کچھ دو" کا نعرہ لگایا۔ شیخ اپنے کام میں منہمک تھے فقیر کی صدا پر کان نہ دھرا۔ اس فقیر نے بگڑ کر کہا کہ دنیا میں اس قدر انہماک ہے تو آخر کیسے مرے گا۔ شیخ عطار نے غصّہ میں جواب دیا جس طرح تو مرے گا۔ اس نے کہا میں اس طرح مروں گا، لیٹ کر کاسہ گدائی کو سرہانے رکھا، کمبلی اوڑھی اور اِلاّ اللہ کا ایک نعرہ لگایا، دیکھا گیا کہ وہ فقیر جاں بحق ہو چکا ہے، اور اس دارفانی سے کوچ کر گیا ہے۔ شیخ عطار پر اس واقعہ کا گہرا اثر پڑا۔ فوراً ہی تمام دکان کو خیرات کر ڈالا اور تارک الدنیا ہو کر نکل پڑے۔
شیخ جامی نے عطار کو شیخ مجد الدین بغدادی خوارزمی کے مریدوں میں شمار کیا ہے، اور شیخ مجد الدین شیخ نجم الدین کبریٰ کے مشہور خلیفہ ہیں۔
معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ابتدائی سلوک شیخ قطب عالم حیدر سے حاصل کیا ہے، اور اسی دور میں "حیدری نامہ" تصنیف کیا ہے۔ شیخ جلال الدین رومی جن کو مولانا روم بھی کہا جاتا ہے اپنے بچپن میں شیخ عطار کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور اسی وقت شیخ عطار نے اپنا رسالہ "اسرار نامہ" ان کو دیا ہے۔
شیخ عطار کی ایک نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ انہوں نے زندگی کے ہر دور میں تالیف و تصنیف کو اپنا شیوہ بنائے رکھا چنانچہ مشہور ہے کہ مثنویوں کے علاوہ شیخ نے تقریباً چالیس ہزار اشعار کہے ہیں اور شیخ کی جملہ تصانیف ۱۱۲ ہیں۔
اسرار نامہ، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات، وصیّت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہ نامہ، منطق الطیر، شیخ عطار کی مشہور کتابیں ہیں۔ بعض کتابیں شیخ کی

طرف اور بھی منسوب کی گئی ہیں لیکن اُن کے طرز بیان کی وجہ سے محقّقین کا خیال ہے کہ یہ کتابیں غلط طور پر شیخ عطار کی طرف منسوب کردی گئی ہیں۔

شیخ عطار کی تاریخ وفات میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ شیخ جامی نے ۶۲۷ھ تحریر فرمایا ہے۔ مشہور ہے کہ چنگیزی فتنہ میں وہ ایک مغل کے ہاتھوں شہید ہوئے جب اس مغل کو ان کی بزرگی کا علم ہوا تو اپنی خطا پر نادم ہوا اور مسلمان ہو کر اُن ہی کی قبر پر مجاور بن گیا۔ شیخ عطار کا مقبرہ نیشاپور کے اطراف میں آج تک عوام وخواص کا مرجع بنا ہوا ہے۔

تصوف میں شیخ عطار کے مرتبہ کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا رومی جیسا شخص اپنے آپ کو ان کا پیرو قرار دیتا ہے بعض صاحبان کا خیال ہے کہ شیخ عطار آخری عمر میں مذہب اہل سنت والجماعت چھوڑ کر اثنا عشری شیعہ بن گئے تھے اور اپنے خیال کی تائید میں کتاب ''مظہر العجائب'' کو پیش کرتے ہیں۔ اصحاب ذوق مظہر العجائب کتاب کو شیخ عطار کی تصنیف کسی طرح قرار دینے کو تیار نہیں۔ ہر وہ شخص جس نے شیخ عطار کی کتب کا مطالعہ کیا ہے بلا تامل کہہ سکتا ہے مظہر العجائب جیسی بے مزہ کتاب کبھی شیخ کی تصنیف نہیں ہوسکتی۔

وہ شیخ جس نے تمام عمر خلفائے راشدین کی مدح سرائی کی ہو اور چاروں خلفا کو برحق کہا ہو یہ تاریخ کا بہت بڑا ظلم ہوگا کہ کسی کتاب کے غلط انتساب سے اس کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے۔

سجاد حسین

۹؍رجب المرجب ۱۳۷۹ھ

درحمد باری تعالیٰ عزاسمہ

حمد[1] بے حد مر خدائے پاک را — آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را
آنکہ در آدم دمید او روح را — داد از طوفاں نجات او نوح[2] را
آنکہ فرماں کرد[3] قہرش باد را — تا سزائے کرد قومِ عاد را
آنکہ لطفِ[4] خویش را اظہار کرد — با خلیلش نار را گلزار کرد
آں خدا وندے کہ ہنگامِ[5] سحر — کرد قومِ لوط را زیر و زبر
سوئے او خصمے[6] کہ تیر انداختہ — پشّۂ کارش کفایت ساختہ
آنکہ اعدا[7] را بدریا در کشید — ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید
چوں عنایت قادرِ قیوم کرد — در کفِ داؤد[8] آہن موم کرد
با سلیماں داد ملک و سروری[9] — شد مطیع خاتمش دیو و پری

[1] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔حمد: تعریف، باری: اللہ، تعالیٰ: وہ بلند ہوا، عزاسمہ: اس کا نام باعزت ہوا، مر: خاص، مشتِ خاک: یعنی انسان، حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کو مٹی سے بنایا گیا تھا۔

[2] نوح: حضرت نوح کی قوم پر نافرمانی کی وجہ سے طوفانی بارش کا عذاب آیا اور برباد ہوگئی، حضرت نوح بچے۔

[3] فرماں کرد: حکم دیا، قہر: غضب، عاد: حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد نافرمانی کی وجہ سے آندھی سے ہلاک ہوئی۔

[4] لطف: مہربانی، خلیل: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں جلانا چاہا لیکن وہ انکے لیے گلزار بن گئی۔گلزار: باغ،

[5] ہنگام: وقت، سحر: صبح، لوط: حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اپنی بدکاری کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ زیروزبر: تہ و بالا۔

[6] خصم: دشمن، پشہ: مچھر، نمرود نے خدا کی طرف تیر چلائے ایک پسّو نے اسکے دماغ میں گھس کراس کو ہلاک کردیا۔

[7] اعدا: عدو کی جمع، دشمن، فرعون کے غرق ہونے کی طرف اشارہ ہے، ناقہ: اونٹنی، سنگ خارا: ایک خاص قسم کا پتھر ہے، برکشید: حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے پیدا ہوئی تھی۔

[8] داؤد: حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہوجاتا تھا۔

[9] سروری: سرداری، خاتم: انگوٹھی، دیو: حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت انسانوں کے علاوہ جنات پر بھی تھی۔

از تنِ صابر[۱] بکرماں قُوت داد　　ہم ز یونس لقمۂ باحوت داد
آں یکے[۲] را ارّہ بر سر می کشد　　دیگرے را تاج بر سر می نہد
او ست سلطاں[۳] ہرچہ خواہد آں کند　　عالمے را در دمے ویراں کند
ہست سلطانی مسلّم[۴] مر او را　　نیست کس را زہرۂ چون و چرا
آں یکے را گنج[۵] و نعمت میدہد　　دیگرے را رنج و زحمت میدہد
آں یکے را زر دوصد ہمیاں دہد　　دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد
آں یکے بر تخت[۶] با صد عز و ناز　　دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
آں یکے پوشیدہ سنجاب[۷] و سمور　　دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
آں یکے بر بستر کمخاب[۸] و نخ　　دیگرے برخاک خواری بستہ یخ
طرفۃ العینے[۹] جہاں برہم زند　　کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
آنکہ با مرغ[۱۰] ہوا ماہی دہد　　بندگاں را دولت و شاہی دہد

۱ صابر: یعنی حضرت ایوب علیہ السلام، کرماں: کرم کی جمع، کیڑا۔ حوت: مچھلی۔
۲ یکے: یعنی حضرت زکریا علیہ السلام، ارّہ: آرہ۔
۳ سلطان: بادشاہ، دم: سانس۔
۴ مسلّم: مانی ہوئی، زہرہ: پتہ، طاقت، چون و چرا: یعنی ٹال مٹول۔
۵ گنج: خزانہ، زحمت: تکلیف۔
۶ تخت: یعنی شاہی، دہان: منہ۔
۷ سنجابہ: ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں، سمور: یہ بھی ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستین بنائی جاتی ہے، برہنہ: ننگا۔
۸ کمخاب: بلا رونئے کا ریشمین کپڑا، نخ: دھاگا، گلیم، یخ: برف۔
۹ طرفۃ العین: پلک جھپکنے کا وقت، برہم زند: تباہ کردے۔
۱۰ مرغ: پرند، ماہی: مچھلی۔

بے پدر[۱] فرزند پیدا او کند　طفل را در مہد گویا او کند
مردۂ صد سالہ را حے[۲] می کند　ایں بجز حق دیگرے کے می کند
صانعے[۳] کز طیں سلاطیں می کند　نجم را رجم شیاطیں می کند
از زمین خشک رویاند گیاہ[۴]　آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
ہیچ کس در ملکِ او انباز[۵] نے　قولِ او را لحن نے آواز نے

درنعت[۶] سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بعد ازیں گوئیم نعتِ مصطفا　آنکہ عالم یافت از نورش صفا
سید کونین[۷] ختم المرسلیں　آخر آمد بود فخر الاولیں
آنکہ آمد نہ[۹] فلک معراج[۸] او　انبیاؤ اولیا محتاجِ او
شد و جودش رحمۃ للعالمیں　مسجد او[۹] شد ہمہ روئے زمیں

[۱] پدر: باپ، طفل: بچہ، مہد: گہوارہ، گویا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور پالنے ہی میں بولنے لگے۔

[۲] حے: زندہ، کے: کون۔

[۳] صانع: بنانے والا، طین: مٹی، سلاطین: سلطان کی جمع بادشاہ، نجم: ستارہ۔

[۴] گیاہ: گھاس، دارد نگاہ: حفاظت کرے۔　[۵] انباز: شریک، لحن: آواز کا طرز۔

[۶] نعت: تعریف، سید: سردار، مصطفیٰ: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، صفا: صفائی۔

[۷] کونین: دونوں جہان، آخر آمد: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد تشریف لائے لیکن سب کو ان پر فخر ہے۔

[۸] معراج: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں سات آسمانوں اور عرش و کرسی تک تشریف لے گئے، انبیاء: نبی کی جمع، اولیاء: ولی کی جمع۔

[۹] مسجد او: پہلے نبی صرف عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے ہر حصہ پر سجدہ کرنے کی اجازت ملی۔

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں بروے و بر آل[1] پاک طاہریں
آنکہ شد یارش ابوبکر و عمر از سر انگشتِ او شق شد قمر[2]
آں یکے[3] او را رفیق غار بود واں دگر لشکر کشِ ابرار بود
صاحبش[4] بودند عثمان و علی بہر آں گشتند در عالم ولی
آں یکے کانِ[5] حیاء و حلم بود واں دگر بابِ مدینہ علم بود
آں رسولِ حق کہ خیر الناس بود عم[6] پاکش حمزہ و عباس بود
ہر دم از ما صد درود و صد سلام بر رسول و آل و اصحابش تمام

درفضیلت ائمہ[7] دین مجتہدین

آں امامانے کہ کردند اجتہاد رحمت حق بر روانِ جملہ باد
بو حنیفہ[8] بُد امام با صفا آں سراجِ امتانِ مصطفا
باد فضل حق قرین[9] جان او شاد باد ارواح شاگردانِ او

---

[1] آل: اہل وعیال، طاہرین: اہل بیت کواللہ نے کفر وشرک سے پاک فرمادیا۔
[2] قمر: آنحضور ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دوٹکڑے ہوگئے تھے۔
[3] آں یکے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت آنحضور ﷺ کے ساتھ غارِ ثور میں روپوش تھے، دگر: یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابرار: نیک لوگ۔
[4] صاحب: ساتھی، ولی: یعنی خدا کے دوست۔
[5] کان حیا: یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، باب: دروازہ، مدینہ: شہر۔
[6] عم: چچا۔
[7] ائمہ: امام کی جمع، مجتہد: وہ عالم جو دین کے اصول دیکھ کر جزئیات کا حکم بتائے۔ امامان: امام کی جمع، روان: روح۔
[8] بوحنیفہ: کنیت ہے، نام نعمان ابن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ سراج: چراغ۔
[9] قرین: ساتھی، ارواح: روح کی جمع۔

صاحبش بو یوسف قاضی[1] شدہ — و ز محمد ذوالمنن راضی شدہ
شافعی[2] ادریس و مالک با زفر — یافت زیشان دین احمد زیب و فر
احمد حنبل[3] کہ بود او مردِ حق — در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق
روحِ شاں در صدرِ جنّت شاد باد — قصر[4] دیں از علم شاں آباد باد

مناجات[5] بہ جناب مجیب الدعوات

بادشاہا جرمِ ما را در گذار — ما گنہگاریم و تو آمرز گار
تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم
سالہا در بندِ[6] عصیاں گشتہ ایم — آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
دائما در فسق و عصیاں ماندہ ایم — ہم قرین[7] نفس و شیطاں ماندہ ایم
روز و شب اندر معاصی[8] بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت برما ساعتے[9] — با حضور دل نہ کردم طاعتے
بر در آمد بندۂ بگریختہ[10] — آبروئے خود بعصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطف تو — زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا[11]

---

[1] قاضی: بغداد کے قاضی القضاۃ تھے، ذوالمنن: احسانوں والا یعنی اللہ۔
[2] شافعی: لقب ہے، نام محمد بن ادریس ہے، زفر: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں، زیب: زینت، فر: شوکت۔
[3] احمد حنبل: یعنی احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ [4] قصر: محل۔
[5] مناجات: دعا، مجیب الدعوات: دعاؤں کو قبول کرنیوالا، بادشاہا: الف نداء کا ہے۔ جرم: گناہ، آمرزگار: بخشنے والا۔
[6] بند: قید، عصیاں: گناہ۔ [7] ہم قرین: ساتھی۔
[8] معاصی: معصیت کی جمع گناہ، امر: خدائی حکم، نواہی: جن سے خدا نے روکا۔
[9] ساعتہ: گھڑی، طاعت: عبادت۔ [10] بگریختہ: بھاگا ہوا۔ [11] لاتقنطوا: مایوس نہ ہو۔

بحر[1] الطافِ تو بے پایاں بود — نا اُمید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زَد کریما[2] راہِ من — رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
چشم دارم[3] از گنہ پاکم کنی — پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی
اندرآں دم کزبدن جانم بری[4] — از جہاں با نورِ ایمانم بری

در بیان مخالفتِ نفس امارہ[5]

عاقل آں باشد کہ او شاکر بود — و انکہے بر نفس خود قادر بود
ہر کہ خشم[6] خود فروخورد اے جواں — باشد او از رستگارانِ جہاں
آں بود ابلہ[7] ترین مرداں — کزِپے نفس و ہوا باشد دواں
و انکہے پندارد آں تاریک رای[8] — خواہد آمرزیدنش آخر خدای
گرچہ درویشی[9] بود سخت اے پسر — ہم ز درویشی نباشد خوب تر
ہر کہ او را نفس توسن[10] رام شد — از خردمندانِ نیکو نام شد
بر مرادِ نفس تا[11] گردی اسیر — صبر بگزین و قناعت پیشہ گیر

---

[1] بحر: سمند، الطاف: لطف کی جمع، مہربانی، بے پایاں: بےانتہا، نا امید: خدا کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

[2] کریما: اے کریم۔

[3] چشم دارم: میں امیدوار ہوں، لحد: قبر، خاکم کنی: مجھے خاک بنائے۔

[4] جانم بری: یعنی مرتے وقت۔

[5] نفس امارہ: وہ نفس جو انسان کو برائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے، شاکر: شکرگذار، قادر: قابو یافتہ۔

[6] خشم: غصہ، رستگار: چھٹکارا پانے والا۔ [7] ابلہ: بیوقوف، ہوا: خواہشِ نفسانی۔

[8] تاریک رای: بیوقوف، آمرزیدن: بخشنا۔ [9] درویشی: فقیری۔

[10] توسن: سرکش گھوڑا، رام شد: فرماں بردار ہوا، خردمند: عقل مند۔

[11] تا: کب تک، اسیر: قیدی، قناعت: تھوڑے پر گذر کرنا۔

در ریاضت[1] نفس بدرا گوش مال — تا نیندازد ترا اندر وبال
ہر کہ خواہد تا سلامت[2] ماند او — از جمیع خلق رو گرداند او
مرد ماں[3] را سر بسر در خواب داں — گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں
آنکہ رنجاند ترا[4] عذرش پذیر — تا بیابی مغفرت بروے مگیر
حق[5] ندارد دوست خلق آزار را — نیست ایں خصلت یکے دیندار را
از ستم ہر کو دلے را ریش[6] کرد — آں جراحت بر وجودِ خویش کرد
آنکہ در بندِ[7] دل آزاری بود — در عقوبت کارِ او زاری بود
اے پسر قصد دل آزاری مکن — و ز خدائے خویش بیزاری[8] مکن
خاطرِ کس را مرنجاں[9] اے پسر — ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر
نامِ مردم جز بہ نیکوئی مبر[10] — گرہمی خواہی کہ گردی معتبر
قوّتِ[11] نیکی نداری بد مکن — بر وجودِ خود ستم بے حد مکن
رَو[12] زباں از غیبت مردم بہ بند — تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست — آں چناں کس از عقوبت[13] رستہ نیست

---

[1] ریاضت: عبادت میں محنت، گوش مال: کان مروڑ، وبال: مصیبت۔
[2] سلامت ماند: خدا کے عذاب سے بچے، جمیع: سب۔
[3] مرد مان: یعنی دنیا کی زندگی خواب ہے، بیداری مرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔
[4] رنجاند ترا: تجھے ستائے، مغفرت: بخشش۔ [5] حق: اللہ، خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا، خصلت: عادت۔
[6] ریش: زخمی، جراحت: زخم۔ [7] بند: فکر، عقوبت: سزا، زاری: ذلیل۔
[8] بیزاری: مخالفت۔ [9] مرنجاں: رنجیدہ نہ کر۔
[10] مبر: یعنی بھلائی سے لوگوں کو یاد کر، معتبر: اللہ کے نزدیک اعتبار والا۔
[11] قوت: یعنی اگر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کے ساتھ برائی نہ کر۔
[12] رو: رفتن سے امر ہے یعنی اس طرح چلا چل، غیبت: پیٹ پیچھے برائی کرنا، بند، قید۔
[13] عقوبت: سزا، رستہ: چھوٹا ہوا۔

در بیان فوائد خاموشی

اے برادر گر تو ہستی حق طلب — جز بہ فرمانِ[1] خدا مکشائے لب

گر خبر داری زحیِّ[2] لایموت — بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت

اے پسر پند و نصیحت گوش کن[3] — گر نجاتے بایدت خاموش کن

ہر کہ را گفتارِ[4] بسیارش بود — دل درونِ سینہ بیمارش بود

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود — پیشۂ جاہل فراموشی[5] بود

خامشی از کذب[6] وغیبت واجب است — ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است

اے برادر جز ثنائے[7] حق مگو — قولِ خود را از برائے دق مگو

ہر کہ در بند عمارت می شود — ہر کہ دارد جملہ غارت می شود

دل ز پر گفتن[8] بمیرد در بدن — گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن

آنکہ سعی[9] اندر فصاحت میکند — چہرۂ دل را جراحت می کند

روِ[10] زباں را در دہاں محبوس دار — وز خلائق خویش را مایوس دار

ہر کہ اوبر عیب خود بینا شود[11] — روح اورا قوّتے پیدا شود

---

[1] فرمان: حکم۔ [2] حی: زندہ، لایموت: جو نہ مرے گا یعنی اللہ، سکوت: خاموشی۔

[3] گوش کن: سن۔ [4] گفتار: گفتگو، دل: یعنی بیہودہ بکواس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔

[5] فراموشی: بھول۔ [6] کذب: جھوٹ، ابلہ: بیوقوف، راغب: مائل۔

[7] ثنا: تعریف، دق: کوثنا یعنی دوسروں کوستانے کی بات نہ کر۔

[8] پر گفتن: بیہودہ بکنا، در: موتی، عدن: یمن کے ایک جزیرہ کا نام ہے وہاں کے موتی بہت مشہور ہیں۔

[9] سعی: کوشش، فصاحت: زبان درازی، جراحت: زخم۔

[10] رَوِ: یعنی زندگی اس طرح گذار، دہاں: منہ، محبوس: قیدی، وز: یعنی لوگوں سے زیادہ سروکار نہ رکھ۔

[11] بینا شود: یعنی اس کواپنے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔

در بیانِ عمل خالص

ہر کہ باشد اہل ایماں[۱] اے عزیز　　پاک دارد چار چیز از چار چیز
از حسد[۲] اول تو دل را پاک دار　　خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پاک دار از کذب و از غیبت[۳] زباں　　تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں
پاک گر داری عمل را از ریا[۴]　　شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا
چوں شکم را پاک داری از حرام[۵]　　مردِ ایماں دار باشی والسلام
ہر کہ دارد ایں صفت[۶] باشد شریف　　ور ندارد دارد ایمانِ ضعیف
ہر کہ باطن[۷] از حرامش پاک نیست　　روحِ او را رہ سو افلاک نیست
چوں نباشد پاک اعمال[۸] از ریا　　ہست بے حاصل چو نقش بوریا
ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست　　در جہاں از بندگانِ خاص نیست
ہر کہ کارش[۹] از برائے حق بود　　کارِ او پیوستہ با رونق بود

۱ اہل ایمان: ایمان دار، چار چیز: اس کا بیان اگلے شعر میں ہے۔
۲ حسد: دوسرے کی اچھی چیز پر یہ خواہش کہ اس کے پاس نہ رہے اور مجھے حاصل ہو جائے۔
۳ غیبت: پیٹ پیچھے برائی کرنا، زیاں: بربادی۔
۴ ریا: لوگ دیکھاوا، ضیا: روشنی۔
۵ حرام: ناجائز۔
۶ ایں صفت: یعنی چاروں باتیں، ضعیف: کمزور۔
۷ باطن: یعنی پیٹ، سو: جانب، افلاک: فلک کی جمع آسمان۔
۸ اعمال: یعنی عبادات، نقش بوریا: بوریا بچھانے سے زمین پر جو نقش بن جاتا ہے وہ بوریئے کی طرح کارآمد نہیں ہے۔
۹ کارش: یعنی عبادت میں اگر اخلاص ہے۔

در سیرت[۱] ملوک

چار خصلت اے برادر در جہاں | پادشاہاں را ہمی دارد زیاں
پادشہ چوں برملا[۲] خنداں بود | بیگماں در ہیبتش نقصان بود
باز صحبت داشتن[۳] باہر فقیر | پادشاہاں را ہمی سازد حقیر
بازناں بسیار اگر خلوت[۴] کند | خویشتن را شاہ بے ہیبت کند
ہر کہ فرِّ[۵] جہاں داری بود | میل او سوئے کم آزاری بود
عدل[۶] باید پادشاہاں را و داد | تا زعدلش عالمے گردند شاد
گر کند آہنگ[۷] ظلمے پادشاہ | سود نکند مر وُرا گنج و سپاہ
بازناں شاہے کہ در خلوت نشست | دور نبود[۸] گر رود ملکش زدست
چونکہ عادل باشد و میموں[۹] لقا | باشد اندر مملکت شہ را بقا
چوں کند سلطان کرم بالشکری[۱۰] | بہر او بازند صد جاں سرسری

در بیانِ حسن خلق[۱۱]

چار چیز آمد بزرگی را دلیل | ہر کہ ایں دارد بود مردِ جلیل

---

[۱] سیرت: عادت، ملوک: ملک کی جمع بادشاہ، خصلت: عادت، زیاں: بربادی۔
[۲] برملا: عام مجمعوں میں، ہیبت: رعب، دبدبہ۔
[۳] صحبت داشتن: ساتھ رہنا،
[۴] خلوت: تنہائی۔
[۵] فر: دبدبہ، جہان داری: بادشاہت، میل: میلان۔
[۶] عدل: انصاف، داد: بخشش، شاد: خوش۔
[۷] آہنگ: ارادہ، سود: فائدہ، گنج: خزانہ، سپاہ: لشکر۔
[۸] دورِ نبود: یعنی ملک ہاتھوں سے نکل جائے گا۔
[۹] میمون: بابرکت، لقاء: ملاقات، مملکت: حکومت۔
[۱۰] لشکری: سپاہی، بازند: یعنی جان کی بازی لگادیں گے۔
[۱۱] حسن خلق: خوش خلقی، دلیل: علامت، جلیل: بڑا۔

علم را اعزاز کردن[1] بے حساب — خلق را دادن جواب باصواب
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز — اہل علم و حلم[2] را دارد عزیز
دیگر آں باشد کہ جوید وصل[3] دوست — زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اے برادر گر خرد[4] داری تمام — نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
ہر کہ باشد تلخ[5] گوی و ترش روے — دوستاں از وے بگردانند روے
ہر کہ از دشمن نباشد پر حذر — عاقبت[6] بیند از و رنج و ضرر
در میانِ دوستاں مسرور[7] باش — گر خبر داری ز دشمن دور باش
در جوارِ[8] خود عدو را رہ مدہ — از برائے آنکہ دشمن دور بہ
با محباں باش دائم[9] ہمنشیں — تا توانی روئے اعدا را مہ بیں
اے پسر تدبیر[10] رہ را توشہ کن — پس حدیث این و آں یک گوشہ کن

دربیان مہلکات[11]

چار چیز ست اے برادر با خطر — تا توانی باش زینہا پر حذر
قربت[12] سلطان و الفت باہداں — رغبت دنیا و صحبت بازناں

[1] اعزاز کردن: عزت کرنا، صواب: درست۔ [2] حلم: بردباری۔
[3] وصل: میل ملاپ، حذر: پرہیز، بچاؤ۔ [4] خرد: عقل، تمام: مکمل۔
[5] تلخ گو: سخت بات کہنے والا، ترش رو: بدمزاج۔ [6] عاقبت: انجام، ضرر: نقصان۔
[7] مسرور: خوش، دور باش: بچ۔ [8] جوار: پڑوس، عدو: دشمن، دور بہ: یعنی دشمن کا دور رہنا ہی بہتر ہے۔
[9] دائم: ہمیشہ، اعداء: عدو کی جمع دشمن۔
[10] تدبیر: انجام سوچنا، توشہ کن: ساتھ رکھ، حدیث: بات، گوشہ کن: یعنی ہر کس و ناکس کی بات پر عمل نہ کر۔
[11] مہلکات: ہلاک کرنے والی چیزیں۔ خطر: خطرہ، پرحذر: خائف۔ [12] قربت: نزدیکی، الفت: دوستی۔

قربِ سلطاں آتش سوزاں[۱] بود — بابداں الفت ہلاک جاں بود
زہر دارد در دروں دنیا چوں مار[۲] — گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
می نماید خوب و زیبا[۳] در نظر — لیک از زہرش بود جاں را خطر
زہر ایں مارِ منقش[۴] قاتل ست — باشد از وے دور ہر کو عاقل ست
ہمچو طفلاں منگر[۵] اندر سرخ و زرد — چوں زناں مغرورِ رنگ و بو مگرد
زالِ[۶] دنیا چوں عروس آراست ست — ہر دو روزے شوئے دیگر خواست ست
مقبل[۷] آں مردیکہ شد زیں جفت طاق — پشت بروے کرد و دادش سہ طلاق
لب بہ پیش شوی[۸] خنداں می کند — پس ہلاک از زخم دنداں می کند

در بیان اہل سعادت[۹]

شد دلیل نیک بختی چار چیز — ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز
اصل[۱۰] پاک آمد دلیلِ نیک بخت — نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
نیک بختاں را بود رائے صواب — آنکہ بد رائیست[۱۱] باشد در عذاب

۱ آتش سوزاں: جلا ڈالنے والی آگ، بداں: بدکار لوگ۔
۲ مار: سانپ، نقش ونگار: پھول بوٹے۔ ۳ زیبا: حسین۔
۴ منقش: جس میں نقش ونگار ہوں، قاتل: مارڈالنے والا، کو: کہ او۔
۵ منگر: مت دیکھ، مغرور: دھوکے میں مبتلا، مگرد: مت ہو۔
۶ زال: بوڑھی، عروس: دلہن، شوئے دیگر: دوسرا شوہر۔
۷ مقبل: بابخت، جفت: جوڑا، طاق: بے جوڑ، پشت: یعنی دنیا سے منہ پھیرا،
۸ شوی: شوہر، دنداں: دانت۔ ۹ سعادت: نیک بختی، عزیز: عزت والا۔
۱۰ اصل پاک: نسبی شرافت، دلیل: نشان، سزا: مناسب یعنی بدطینت تاج وتخت کے لائق نہیں ہے۔
۱۱ بدرای: غلط رائے رکھنے والا۔

ہر کہ ایمن[1] از عذاب حق بود | نیست مومن کافر مطلق بود
عمر دنیا چند روزے بیش[2] نیست | غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
ترک[3] لذاتِ جہاں باید گرفت | دامن صاحبدلاں باید گرفت
درپے لذاتِ نفسانی مباش | دوستدارِ عالم فانی[4] مباش
نیست حاصل رنجِ دنیا بُردنت | عاقبت[5] چوں می بباید مردنت
از تنت چوں جاں رواں[6] خواہد شدن | خاک اندر استخواں خواہد شدن
مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست | رہزنت جز نفسکِ[7] امّارہ نیست

در بیان سبب عافیت[8]

عافیت را گر بخواہی اے عزیز | می تواند یافتن در چار چیز
ایمنی[9] و نعمت اندر خانداں | تندرستی و فراغت بعد ازاں
چوں کہ بانعمت[10] امانے باشدت | عافیت را زو نشانے باشدت
بادلِ[11] فارغ چو باشی تندرست | دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
برمیاور[12] تا توانی کام نفس | تانیفتی اے پسر در دام نفس

---

[1] ایمن: مطمئن، کافر مطلق: پورا کافر۔
[2] بیش: زیادہ، پیش اندیش: آگے کی سوچنے والا۔
[3] ترک: چھوڑنا، صاحبدلاں: اولیاء اللہ۔
[4] عالم فانی: فنا ہونے والا جہان۔
[5] عاقبت: انجام کار۔
[6] رواں: یعنی جان نکلنے لگے گی، استخواں: ہڈی۔
[7] نفسک: ذلیل نفس۔
[8] عافیت: آرام۔
[9] ایمنی: اطمینان، فراغت: دنیا کے دھندوں سے چھٹکارا۔ [10] نعمت: دولت، امان: اطمینان، زو: ازاو۔
[11] دل فارغ: یعنی وہ دل جو فکروں سے خالی ہو، دیگر: یعنی ان چار چیزوں کے علاوہ۔
[12] برمیاور: کام نہ نکال، کام: مقصد، دام: جال، نفس: یعنی نفس امارہ۔

زیر پا آور ہوائے[1] نفس را کم بدو دہ بہرہ ہائے نفس را
نفس و شیطاں می برند از رہ[2] ترا تا بیندازند اندر چہ ترا
نفس را سرکوب[3] و دائم خوار دار تا توانی دورش از مردار دار
نفس بد را ہر کہ سیرش[4] میکند در گنہ کردن دلیرش میکند
حلق خود ار دور دار از ہر مزہ تانیفتی در بلاؤ در بزہ[5]
ز آب[6] و نان تا لب شکم را پر مساز ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز
روز[7] کم خور گرچہ صائم نیستی پر مخور آخر بہائم نیستی
اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز[8] بہر گورِ خود چراغے پرفروز
خواب و خور جز پیشۂ اَنعام[9] نیست خفتگان را بہرہ از انعام نیست
اے پسر بسیار خواہی خفت[10] خیز گر خبر داری ز خود بے گفت خیز
دل دریں دنیائے دون[11] بستن خطاست دامن از وے گر تو برچینی رواست
از چہ[12] دل بندی بدنیائے دنی چوں نۂ جاوید دروے بودنی

---

[1] ہوا: خواہش، بدو: بہ او، بہرہ ہا: حصّے۔

[2] از رہ: یعنی سیدھے راستے سے، چہ: چاہ کا مخفّف کنواں۔

[3] سرکوب: سرکچل، خوار: ذلیل، مردار: حرام۔ [4] سیر: پیٹ بھرا، دلیر: بہادر۔

[5] بزہ: گناہ۔ [6] آب: پانی، نان: روٹی، لب: ہونٹ، آخور: ناند، تھان۔

[7] روز: دن، صائم: روزہ دار، بہائم: چوپائے۔ [8] تا بہ روز: دن نکلنے تک، پرفروز: روشن کر۔

[9] اَنعام: نعم کی جمع، چوپایا، بہرہ: نصیب، اِنعام: یعنی خداوندی انعام سونے والوں کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔

[10] خواہی خفت: یعنی قبر میں، بے گفت: بدوں کہے، خیز: رات کو اٹھ کر عبادت کر۔

[11] دنیائے دوں: کمینی دنیا، برچینی: تو کنارہ کرے، روا: درست۔

[12] از چہ: کس وجہ سے، دنی: کمینہ، جاوید: ہمیشہ۔

ظاہرِ خود را میارا[۱] اے فقیر   تا کہ گردد باطنت بدرِ منیر
طالبِ[۲] ہر صورتِ زیبا مباش   در ہوائے اطلس و دیبا مباش
از ہوا[۳] بگذر خدارا بندہ شو   زندگی می بایدت ورژندہ شو
خرقۂ پشمینہ[۴] را بردوش کن   شربتے از نامرادی نوش کن
ایکہ در بر[۵] میکنی پشمینہ را   پاک ساز از کینہ اول سینہ را
گرہمی خواہی نصیب[۶] از آخرت   رو بدرکن جامہائے فاخرت
بے تکلّف باش و آرائش[۷] مجو   ترکِ راحت گیر و آسائش مجو
در برت گو کسوتِ[۸] نیکو مباش   زیرِ پہلو جامہ خوبت گو مباش
ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش   در صفتہائے[۹] خدا موصوف باش
مردِ رہ[۱۰] را بوریا قالیں بود   زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود
مردِ رہ را بودِ دنیا سود[۱۱] نیست   ہرگزش اندیشہ نابود نیست

---

۱ میارا: یعنی زیادہ بناؤ سنگھار نہ کر، بدرِ منیر: روشن کرنے والا چاند۔

۲ طالب: طلب کرنے والا، اطلس: ایک ریشمین کپڑا ہے جس میں عموماً نقش و نگار نہیں ہوتے ہیں، دیبا: ایک ریشمین کپڑا ہے۔

۳ ہوا: خواہش نفسانی۔

۴ پشمینہ: مراد اُون کا موٹا لباس ہے جو صوفیا پہنتے تھے۔

۵ در بر: بغل میں۔

۶ نصیب: حصّہ، رو: یعنی یہ روش اختیار کر، بدرکن: نکال دے، فاخرت: قابلِ فخر۔

۷ آرائش: ٹیپ ٹاپ، ترک: چھوڑنا، مجو: مت ڈھونڈھ۔

۸ کسوتِ نیکو: عمدہ لباس، گو: اگرچہ، جامہ خوبت: یعنی جامہ خوب برائے تو۔

۹ درصفت ہائے: یعنی عفو و درگذر جو خدائی صفتیں ہیں وہ اختیار کر۔

۱۰ مردِ رہ: یعنی وہ لوگ جو راہ سلوک چلتے ہیں، خشتش: یعنی قبر کی اینٹ، بالیںؔ: سرہانا۔

۱۱ سود: فائدہ، نابود: نہ ہونا۔

در بیان تواضع[1] وصحبت درویشاں

گر ترا عقلِ ست بارائش قریں — باش درویش و بدرویشاں نشیں
ہمنشینی جُز بدرویشاں مکن — تاتوانی غیبتِ[2] ایشاں مکن
حبِ[3] درویشاں کلید جنّت است — دشمن ایشاں سزائے لعنت است
پوششِ[4] درویش غیر از دلق نیست — درپے کام و ہوائے خلق نیست
مرد تانہد بفرقِ[5] نفس پائے — رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے
مردِ رہ[6] در بندِ قصر و باغ نیست — در دلِ او غیر درد و داغ نیست
گر عمارت[7] را بری بر آسماں — عاقبت زیر زمیں گردی نہاں
گر چو رستم[8] شوکت و زورت بود — جائے چوں بہرام در گورت بود
اے پسر از آخرت غافل مباش — با متاع[9] ایں جہاں خوشدل مباش
در بلیاتِ[10] جہاں صبار باش — گاہِ نعمت شاکر جبار باش

در بیان دلائل[11] شقاوت

چار چیز آثارِ بد بختی بود — جاہلی و کاہلی سختی بود

---

[1] تواضع: انکساری، قرین: ساتھی، دانش: سمجھ۔ [2] غیبت: پیٹھ پیچھے برائی۔
[3] حب: محبّت، کلید: کنجی، سزائے: سزاوار۔ [4] پوشش: لباس، دلق: گدڑی، کام: مقصد، ہوا: خواہش۔
[5] فرق: مانگ مراد سر ہے۔ [6] مردرہ: خدائی راستہ پر چلنے والا، بند: فکر، قصر: محل، درد: یعنی محبّت خداوندی کا۔
[7] عمارت: تعمیر، عاقبت: انجام کار۔ [8] رستم: سیستان کا مشہور پہلوان ہے، گور: قبر۔
[9] متاع: سامان۔ [10] بلیات: مصیبتیں، صبار: بہت زیادہ صبر کرنیوالا، گاہ: وقت، شاکر: شکر کرنیوالا، جبار: اللہ۔
[11] دلائل: دلیل کی جمع، علامت، شقاوت: بدبختی، آثار: اثر کی جمع، علامت، سختی: سخت مزاجی۔

بیکسی[1] و ناکسی مر چار شد — بختِ بد را ایں ہمہ آثار شد
آنکہ در بندِ[2] عبادت می شود — بیشک از اہل سعادت می شود
بر ہوائے[3] خود قدم ہر کو نہاد — کے تواند کرد بانفسک جہاد
ہر کہ[4] سازد درجہاں باخواب وخور — در قیامت باشدش ز آتش گذر
روبگرداں[5] از مراد و آرزوی — پس بدرگاہِ خدامی آر روی
کامرانی[6] سر بناکامی کشد — مردِ رہ خط در نکو نامی کشد
امر و نہی حق چوداری اے ولید[7] — پس مرو دنبالہ نفس پلید
امر و نہی حق ز قرآن گوش دار[8] — جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

دربیان ریاضت[9]

گرہمی خواہی کہ گردی سربلند — اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند
ہر کہ بربست او درِ راحت تمام — بازشد بروے درِ دارالسلام[10]
غیرحق را ہر کہ خواہد اے پسر — کیست در عالم[11] ازو گمراہ تر
اے برادر ترکِ عز و جاہ[12] کن — خویش را شائستہ درگاہ کن

---

[1] بے کسی: مجبوری، بخت: نصیب۔
[2] بند: فکر، سعادت: نیک بختی۔
[3] ہوا: خواہش نفسانی، نفسک: ذلیل نفس، جہاد: لڑائی۔
[4] ہرکہ: یعنی جو تمام عمر سونے اور کھانے میں گزار دے گا، آتش: یعنی جہنّم۔
[5] روبگرداں: منہ موڑ، آرزوی: متوجہ ہو۔
[6] کامرانی: فتح مندی، سر: انجام، مردرہ: یعنی طالبِ حق ناموری نہیں چاہتا۔
[7] ولید: لڑکا، دنبالہ: پچھاوا، پلید: ناپاک۔
[8] گوش دار: سن، شادی: خوشی۔
[9] ریاضت: محنت، در: دروازہ، راحت: آرام طلبی۔
[10] دارالسلام: جنّت۔
[11] عالم: دنیا۔
[12] جاہ: مرتبہ، شائستہ: لائق۔

عز و جاہت سر بہ پستی می کشد / مر[1] ترا بر تن پرستی می کشد
خوار[2] گردد ہر کہ باشد جاہ جوی / اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
نفس در ترکِ ہوا[3]. مسکیں بود / گو شمال نفس نادان ایں. بود
چوں دلت[4] از یادِ حق ایمن بود / نفسک امارہ کے ساکن بود
ہر کہ اورا تکیہ[5] بر صانع بود / در جہاں بالقمۂ قانع بود
اکتفا بر روزئے ہر روزہ کن / گرنداری از خدا دریوزہ[6] کن

در بیان مجاہدات[7] نفس

نفس نتواں کُشت[8] اِلّا با سہ چیز / چوں بگویم یادگیرش اے عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر[9] جوع / نیزہ تنہائی و ترک ہجوع
ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح[10] / نفس او ہرگز نیاید باصلاح
چونکہ[11] دل بے یادِ اللّٰہت بود / دیو ملعوں یار و ہمراہت بود
اہل دنیا را چو زر[12] سیم آیدش / لقمہائے چرب و شیریں آیدش

۱ مر: خاص، تن پرستی: راحت طلبی۔
۲ خوار: ذلیل، قرب: نزدیکی، درگاہ: یعنی دربارِ خداوندی۔
۳ ترک ہوا: خواہش نفسانی کو چھوڑنا، مسکین: عاجز، گوشمال: سزا۔
۴ دلت: دل تو، ایمن: مطمئن۔
۵ تکیہ: بھروسہ، صانع: بنانے والا، یعنی خدا، قانع: صابر۔
۶ دریوزہ: بھیک۔
۷ مجاہدات: مشقتیں۔
۸ کشت: یعنی نفس کشی ان چیزوں سے ہوسکتی ہے۔
۹ شمشیر: تلوار، جوع: بھوک، ترک: چھوڑنا، ہجوع: نیند۔
۱۰ سلاح: ہتھیار، صلاح: نیکی۔
۱۱ چونکہ: جب کہ، دیو: یعنی نفس۔
۱۲ زر: سونا، سیم: چاندی۔

ہر کہ او در بند سیم و زر بود — در عقوبت عاقبت مضطر بود
آنکہ بہرِ آخرت[۱] کارش بود — از خدا تشریفِ بسیارش بود
مالِ دنیا خاکساراں[۲] را دہند — آخرت پرہیزگاراں را دہند
ہست شیطاں اے برادر دشمنت — غُلّ[۳] آتش خواہد اندر گردنت
مدبرے[۴] کو رو بدنیا آورد — بہرہ کے از عالمِ عقبیٰ برد
اے پسر با یادِ حق مشغول باش — وز خلائق دور ہمچوں غول[۵] باش

در بیان فقر[۶]

فقرِ خود را پیش کس پیدا مکن — محنتِ امروز را فردا مکن
مرترا[۷] آنکس کہ فردا جاں دہد — غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
تابکے[۸] چوں مور باشی دانہ کش — گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
بر توکل[۹] گر بود فیروزیت — حق دہد مانند مرغاں روزیت
از خدا شاکر بود مردِ فقیر — گر دہد قوتش[۱۰] لب نانِ فطیر

---

۱ آخرت: یعنی آخرت کی راحتیں، تشریف: اعزاز۔ ۲ خاکسار: ذلیل۔ ۳ غل: طوق۔
۴ مدبر: بدبخت، کو: کہ او، بہرہ: نصیبہ، عقبیٰ: آخرت۔ ۵ غول: مجنون جو جنگلوں میں رہتا ہے۔
۶ فقر: مفلسی، لیکن صوفیا کی اصطلاح میں فقیر وہ ہوتا ہے جو اپنی احتیاج صرف اللہ کے سامنے رکھے، پیدا: ظاہر، فردا: کل آئندہ، یعنی کل کی ضرورت کے لیے آج پریشان نہ ہو۔
۷ مرترا: جو تجھے کل کو زندہ رکھے گا کھانے کو بھی دے گا۔
۸ تابکے: کب تک، مور: چیونٹی، چیونٹیاں آئندہ کے لیے ذخیرہ جمع کر لیتی ہیں، مردانہ: مردوں کی طرح،
۹ توکل: بھروسہ یعنی ظاہری اسباب سے قطع نظر کرکے صرف خدا پر بھروسہ کرنا، فیروزی: کامیابی، مرغان: پرند، جو صبح کو گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو بغیر کسی محنت و مشقت کے پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔
۱۰ قوت: روزی، لب: کنارہ، نانِ فطیر: وہ روٹی جو خمیری نہ ہو۔

خم مشو[1] پیش توانگر ہمچو طاق
تانگردی جفت با اہل نفاق

مردِ رہ را نام و ننگ[2] از خلق نیست
نفرتش از جامہائے دلق نیست

ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
خاص[3] مشمارش کہ او عامی بود

گر ترا دل فارغ[4] از زینت بود
کے ہوائے مرکب و زینت بود

روئے دل چوں از ہوا بر تافتی
بعد ازاں می داں[5] کہ حق را یافتی

دربیان دریافتن[6] حقیقت نفس امارہ

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا

گر بپر[7] گوئیش گوید اشترم
ورنہی بارش بگوید طائرم

چوں گیاہِ زہر[8] رنگش دلکش ست
لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست

گر بطاعت[9] خوانیش سستی کند
لیک اندر معصیت چستی کند

نفس را آں بہ کہ در زنداں[10] کنی
ہرچہ فرماید خلافِ آں کنی

کامِ[11] نفسِ بد برآوردن خطاست
زانکہ دشمن را پروردن خطاست

نیست در مانش[12] بجز جوع و عطش
تاکہ سازی رام اندر طاعتش

---

[1] خم مشو: نہ جھک، طاق: محراب، جفت: جوڑا، اہل نفاق: مومن کا کام صرف خدا کے سامنے جھکنا ہے۔

[2] ننگ: عار، خلق: مخلوق، دلق: گدڑی۔　[3] خاص: یعنی اس کا مخصوص بندہ، عامی: عام آدمی۔

[4] فارغ: خالی، ہوا: خواہش، مرکب: سواری۔　[5] می داں: سمجھ۔

[6] دریافتن: جاننا، شتر مرغ: ایک جانور ہے جس کی بالائی ساخت اونٹ کی سی ہے اور پر بھی ہیں لیکن ان سے وہ اُڑ نہیں سکتا ہے، نے کشید بار: بوجھ نہیں کھینچتا ہے۔　[7] پر: اُڑ، شتر: اونٹ، نہی: نہادن کا امر ہے، طائر: پرند۔

[8] گیاہِ زہر: زہریلی گھاس۔　[9] طاعت: فرماں برداری، معصیت: گناہ۔

[10] زنداں: قید خانہ، ہرچہ: یعنی اس کو قابو میں رکھ اور اس کی خواہش پورنہ کر۔

[11] کام: مقصد، دشمن: یعنی نفس امارہ۔　[12] درماں: علاج، جوع: بھوک، عطش: پیاس، رام: فرمانبردار۔

چوں شتر در رہ[۱] درآی و بار کش بارِ طاعت بر درِ جبار کش
بارِ ایزد[۲] را بجاں باید کشید ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید
ہر کہ گردن می کشد[۳] زیں بارہا باشد از نفریں برو انبارہا
چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت از گلستانِ حیاتش[۴] پر بریخت
ہر کہ بارش را تحمّل[۵] می کند در جہاں جانش تجمّل می کند
کردۂ بارِ امانت[۶] را قبول از کشیدن پس نباید شد ملول
روز اول[۷] خود فضولی کردۂ واں فضولی از جہولی کردۂ
جنبشے[۸] کن اے پسر غافل مباش چوں بلیٰ گفتی بہ تن تنبل مباش
ہر کہ اندر طاعتش کسلاں[۹] بود حاصلش گمراہی و خذلاں بود
وقتِ طاعت تیز رو چوں باد[۱۰] باش وزہمہ کارِ جہاں آزاد باش

۱ رہ: راہِ خدا، درآی: در زائد ہے، بار: بوجھ، در: دروازہ، جبار: کارساز یعنی اللہ۔
۲ ایزد: اللہ، ورنہ: یعنی کتے کی طرح ہانپنا پڑے گا۔
۳ گردن می کشد: سرکشی کرتا ہے، نفریں: نفرت، انبار: بوجھ۔
۴ گلستانِ حیات: زندگی کا باغ یعنی جنّت، پر بریخت: عاجز رہا۔
۵ تحمّل: برداشت کرنا، تجمّل: خوبصورت ہونا۔
۶ امانت: یعنی انسان میں وہ استعداد ہے جس کی بنا پر اس کو مکلّف بنایا گیا ہے اس شعر میں آیت انا عرضنا الامانة کی طرف اشارہ ہے، اور دوسرے شعر میں انه کان ظلوما جهولا کی طرف اشارہ ہے۔
۷ روزِ اوّل: ازل، فضولی: وہ شخص ہے جو بدون استحقاق کے کوئی معاملہ کرے امانت کے قبول کرنے کو فضولی سے تعبیر کیا ہے۔ جہولی: نادانی۔
۸ جنبش: یعنی عبادت کر، بلیٰ: ہاں قرآنِ پاک میں ہے کہ ازل میں اللہ نے روحوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے جواب میں ''ہاں'' کہا تھا اسی کو عہد الست کہتے ہیں۔ تنبل: سست۔
۹ کسلاں: کاہل، خذلان: رسوائی۔ ۱۰ باد: ہوا۔

راہ پر خوف ست و دزداں[۱] در کمیں — رہبرے بر تانمانی بر زمیں
منزلت[۲] دورست و بارت بس گراں — کوششے کن پس ممان از دیگراں
ہر کہ در رہ از گراں باراں[۳] بود — ہردمش از دیدہ چوں باراں بود
لاشۂ[۴] داری سبک کن بارِ خویش — ورنہ در رہ سخت بینی کارِ خویش
چیست بارت؟ جیفۂ[۵] دنیائے دون — کزپے آں گشتۂ خوار و زبوں

در بیان ترک خودرائی[۶] وخودستائی

سرچہ آرائی بدستار اے پسر — تاتوانی دل بدست آر اے پسر
تانگیری ترکِ[۷] عز و مال و جاہ — از ہمہ بر سر نیائی چوں کلاہ
نیست مردی خویش را آراستن — قصد جاں[۸] کرد آنکہ او آراست تن
نیست برتن[۹] بہتر از تقویٰ لباس — در تکلّف مرد را نبود اساس
ہر کہ او در بندِ[۱۰] آرائش بود — در جہاں فرزندِ آسائش بود
عاقبت جز نامرادی[۱۱] نبودش — بہرۂ از عیش و شادی نبودش

---

[۱] دزداں: دزد کی جمع چور، کمیں: چھپاؤ کی جگہ، رہبرے بر: یعنی کسی مرشد کا ہاتھ پکڑ۔
[۲] منزل: یعنی معرفت خداوندی کی منزل، پس: پیچھے، ممان: مت رہ۔
[۳] گراں بار: بوجھل، ہردمش: یعنی ہر وقت روئے گا۔
[۴] لاشہ: کمزور گدھا، سبک: ہلکا۔ [۵] جیفہ: مردار، خوار: ذلیل، زبوں: خستہ۔
[۶] خودرائی: کسی کی نہ ماننا، خودستائی: خود اپنی تعریف کرنا، سر: یعنی خودرائی سے یہ بہتر ہے کہ کسی کا دل موہ لے، دستار: عمامہ۔ [۷] ترک: چھوڑنا۔
[۸] قصد جان کرد: یعنی اس نے اپنی روح کو مار ڈالا، تن: جسم۔
[۹] برتن: جسم پر تقویٰ و پرہیزگاری، اساس: بنیاد۔ [۱۰] بند: فکر۔
[۱۱] نامرادی: یعنی اللہ کے فضل سے محرومی۔

خودستائی پیشۂ شیطاں بود		ہر کہ خود را کم زند[۱] مردآں بود
گفت شیطاں من ز آدم بہترم		تا قیامت گشت ملعوں[۲] لا جرم
از تواضع[۳] خاک مردم می شود		نورِ نار از سرکشی گم می شود
راندہ شد ابلیس[۴] از مستکبری		گشت مقبل آدم از مستغفری
شد عزیز[۵] آدم چو استغفار کرد		خوار شد شیطاں چو استکبار کرد
دانہ[۶] پست اُفتد زبر دستش کنند		خوشہ چوں سر برکشد پستش کنند

در بیان آثار[۷] ابلہاں

چار چیز آمد نشانِ ابلہی		با تو گویم تابیابی آگہی
عیب خود را بد[۸] نہ بیند در جہاں		باشد اندر جستن عیب کساں
تخم[۹] بخل اندر دل خود کاشتن		آنکہ اُمید سخاوت داشتن
ہر کہ خلق از خُلق[۱۰] او خوشنود نیست		ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
ہر کہ او را پیشہ بدخوئی[۱۱] بود		کارِ او پیوستہ بد روئی بود

۱ خودراکم زند: اپنے آپ کوکسی شمار میں نہ سمجھے۔
۲ ملعون: پھٹکارا ہوا، لا جرم: لامحالہ۔
۳ ازتواضع: یعنی انکساری کی وجہ سے مٹی انسان کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے، نار: آگ۔
۴ ابلیس: شیطان، مستکبری: تکبّر، مقبل: بابخت، مستغفری: توبہ کرنا۔
۵ عزیز: باعزت، استغفار: معافی چاہنا، استکبار: تکبّر کرنا۔
۶ دانہ: یعنی مٹی میں ملتا ہے تو ابھرتا ہے خوشہ سرکشی کرتا ہے تو توڑا جاتا ہے۔
۷ آثار: اثر کی جمع، علامت، ابلہاں: ابلہ کی جمع، بیوقوف، آگہی: اطلاع۔
۸ بد: برا، کساں: یعنی دوسرے لوگ۔		۹ تخم: بیج، سخاوت: بخشش۔
۱۰ خُلق: اخلاق، معبود: خدا۔		۱۱ بدخوئی: بدمزاجی۔

خوئے بد[1] در تن بلائے جاں بود مردمِ بدخو نہ از انساں بود
بخل شاخے از درختِ دوزخ است واں بخیلک[2] از سگانِ مسلخ است
روئے جنّت را کجا بیند بخیل پشّۂ افتادہ زیر پائے پیل
باش از بخل بخیلاں برکراں[3] تا نباشی از شمارِ ابلہاں

در بیان عافیت[4]

از بلا تارستہ گردی اے عزیز باز باید داشتن دست از دو چیز
رو[5] تو دست از نفس و دنیا باز دار تا بلاہا را نباشد با تو کار
گر بحرص و آز[6] گردی مبتلا با تو رو آرد زہر سو صد بلا
آنکہ نبود ہیچ نقدش در میاں[7] ہر کجا باشد بود اندر اماں
نفس و دنیا را رہاکن[8] اے پسر تا رہی از ہر بلاؤ ہر خطر
اے بساکس[9] کزِ برائے نفس زار در بلا افتاد و گشت از غم نزار
از برائے نفس مرغ[10] نامراد آمد و در دامِ صیاد اوفتاد

---

[1] خوئے بد: بری عادت، از انسان: انسان تو وہی ہے جس نے اُنس اور محبّت کا مادہ ہو۔
[2] بخیلک: ذلیل بخیل، مسلخ: بوچڑ خانہ، بوچڑ خانہ کا کتا ہر وقت گوشت کو دیکھتا ہے لیکن کھا نہیں سکتا اسی طرح بخیل کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتا ہے۔
[3] کراں: کنارہ۔
[4] عافیت: مصیبتوں سے چھٹکارا، رستہ: بچا ہوا، باز: یعنی دو باتوں سے بے تعلّق رہ۔
[5] رو: یعنی اس طرح زندگی گذار کر نفس اور دنیا سے بے تعلّق رہ۔
[6] آز: لالچ، رو آرد: متوجہ ہوگی، صدسو۔ [7] میان: جیانی، امان: حفاظت۔
[8] رہاکن: چھوڑ دے، رہی: تو چھٹکارا پائے، خطر: خطرہ۔
[9] بساکس: بہت سے آدمی، زار: ذلیل، نزار: لاغر۔ [10] مرغ: پرند، دام: جال، صیاد: شکاری۔

تا دلت آرام یابد اے پسر — بود و نابودِ[1] جہاں یکسر شمر
از عذابِ قہرِ حق ایمن[2] مباش — در پے آزارِ ہر مومن مباش
در بلا یاری[3] مخواہ از ہیچ کس — زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
ہر کرا[4] رنجاندۂ عذرش بخواہ — تا نباشد خصم تو در عرصہ گاہ
گر غنا[5] خواہد کسے از ذوالمنن — در قناعت می توانش یافتن

در بیانِ عقل عاقلاں

ہر کرا عقل ست و دانش[6] اے عزیز — دور باید بودنش از چار چیز
کارِ خود با ناسزا[7] نکند رہا — مردمی نکند بجائے ناسزا
عقل داری میل[8] بدکاری مکن — زیں چو بگذشتی سبکساری مکن
ہر کرا از حلم دل روشن بود — در زمانہ باصلاحِ تن بود
تاشوی پیش از ہمہ[9] از روزگار — دست برنان و نمک بکشادہ دار
تا تو باشی در زمانہ دادگر[10] — زیرِ دستاں را نکو دار اے پسر
ہر کہ[11] بر پند خود آمد استوار — پند او را دیگراں بندند کار

[1] بود و نابود: ہونا نہ ہونا، شمر: شمار کر [2] ایمن: مطمئن، آزار: تکلیف۔
[3] یاری، مدد، فریادرس: فریاد کو پہنچنے والا۔
[4] کرا: کہ اورا، عذرش بخواہ: معافی مانگ لے، خصم: مخالف، عرصہ گاہ: یعنی میدانِ قیامت۔
[5] غنا: بے نیازی، ذوالمنن: احسانات والا یعنی اللہ، قناعت: تھوڑے پر صبر
[6] دانش: سمجھ۔ [7] ناسزا: نالائق، رہا: سپرد، مردمی: شرافت۔
[8] میل: خواہش، سبکساری: ہلکا پن۔ [9] از ہمہ: کا بیان از روزگار ہے۔
[10] دادگر: انصاف کرنے والا، زیردست: کمزور۔
[11] ہر کہ: یعنی جو نصیحت پر خود بھی عمل کرتا ہے دوسرے اس کی نصیحت پر کار بند ہوتے ہیں۔

هر کہ از گفتار خود باشد ملول[1] — قولِ او را دیگرے نکند قبول
هر چہ[2] باشد در شریعت ناپسند — دور باش از وے چو ہستی ہوشمند
تا صوابِ[3] کار بینی سر بسر — بر مرادِ خود مکن کار اے پسر

در بیان رستگاری[4]

ہست بیشک رستگاری در سہ چیز — با تو گویم یادگیرش اے عزیز
زاں یکے ترسیدن ست از ذوالجلال[5] — دوم آمد جستن قوتِ حلال
سو می رفتن بود بر راہِ راست[6] — رستگار است آنکہ ایں خصلت وُ راست
گر تواضع[7] پیش گیری اے جواں — دوست دارندت ہمہ خلق جہاں
سر مکن[8] در پیش دنیا دار پست — ورکنی بیشک رود دینت زدست
ہر کہ او را حرص دنیا دار شد — بیگماں ازوے خدا بیزار شد[9]
بہرِ زر مستائے[10] دنیا دار را — تاچہ خواہی کردن ایں مردار را
مردگانند اغنیائے روز گار — اے پسر بامردگاں[11] صحبت مدار
مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر — بعد ازاں در گورِ[12] حسرت بردہ گیر

---

[1] ملول: رنجیدہ۔ [2] ہر چہ: یعنی شریعت جس بات کو پسند نہ کرے، دور باش: جدا رہ۔
[3] تا صواب: دوسرا مصرع پہلے پڑھیے مطلب واضح ہے۔
[4] رستگاری: چھٹکارا، یادگیرش: یادرکھ۔ [5] ذوالجلال: اللہ، قوت: روزی۔
[6] راہ راست: سیدھا راستہ، وُ: او کا مخفّف ہے۔ [7] تواضع: انکساری۔
[8] سرمکن: یعنی کسی دنیادار کے سامنے نہ جھک، ور: اگر۔ [9] بیزار شد: ناراض ہوا،
[10] مستائے: تعریف نہ کر، مردار: یعنی دنیا کا مال ودولت۔
[11] مردگان: مردہ کی جمع، اغنیاء: غنی کی جمع مال دار۔
[12] گور: قبر، حسرت: یعنی مال ودولت کی حسرت قبر میں ساتھ جائے گی۔

در بیان فضیلت ذکر[1]

باش دائم اے پسر در یادِ حق — گر خبرداری ز عدل و دادِ حق
زندہ[2] دار از ذکر صبح و شام را — در تغافل مگذران ایام را
یادِ حق آمد غذا ایں روح را — مرہم آمد ایں دلِ مجروح[3] را
یادِ حق گر مونس[4] جانت بود — کے ہوائے کاخ و ایوانت بود
گر زمانے غافل از رحماں[5] شوی — اندراں دم ہمدم شیطاں شوی
مومنا[6] ذکر خدا بسیار گوی — تا بیابی در دو عالم آبروی
ذکر را اخلاص[7] می باید نخست — ذکر بے اخلاص کے باشد درست
ذکر بر سہ وجہ[8] باشد بے خلاف — تو ندانی ایں سخن را از گزاف
عام[9] را نبود بجز ذکر زباں — ذکر خاصاں باشد از دل بیگماں
ذکر خاص الخاص[10] ذکر سر بود — ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود

---

[1] ذکر: یادِ خدا، دائم: ہمیشہ، داد: بخشش۔

[2] زندہ دار: وقت کی زندگی یہ ہے کہ اس میں خدا کا ذکر ہو، ایام: یوم کی جمع دن، زمانہ۔

[3] مجروح: زخمی۔ [4] مونس: ساتھی، کے: کب، کاخ: محل، ایوان: محل۔

[5] رحمان: اللہ، اندراں: یعنی جب دل میں اللہ کی یاد نہیں ہوگی تو اس کو شیطان اپنا گھر بنا لیتا ہے۔

[6] مومنا: اے مومن، دو عالم: یعنی دنیا اور عقبیٰ۔ [7] اخلاص: یعنی ذکر صرف خدا کے لیے کرے، نخست: پہلے۔

[8] سہ وجہ: تین طریقے، گزاف: بیکار بات۔

[9] عام: یعنی عام لوگ، ذکر زباں: زبان سے اللہ کا نام لینا، خاصاں: جو خدا کے مخصوص بندے ہیں، دل: یعنی ان کا دل ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔

[10] خاص الخاص: یعنی اللہ کے بہت ہی مخصوص بندے، سر: پوشیدہ مراد ذکر روح ہے جس میں ساتوں لطائف جاری ہو جاتے ہیں، ذاکر: ذکر کرنے والا، خاسر: ٹوٹے میں پڑا ہوا۔

ذکر بے تعظیم[۱] گفتن بدعت است | واندراں یک شرط دیگر حرمت است
ہست مر[۲] ہر عضو را ذکرے دگر | ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر
ذکر چشم[۳] از خوف حق بگریستن | باز در آیاتِ اُو نگریستن
یاریِ[۴] ہر عاجز آمد ذکر دست | ذکر پا خویشاں زیارت کردن ست
استماع[۵] قولِ رحمٰن ذکر گوش | تاتوانی روز و شب در ذکر کوش
اشتیاقِ حق بود ذکر دلت[۶] | کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
آنکہ از جہل[۷] ست دائم در گناہ | کے حلاوت یابد از ذکر آلہ
خواندنِ قرآں بود ذکر لساں[۸] | ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
شکر نعمتہائے حق می کن مدام[۹] | تاکند حق بر تو نعمتہا مدام
حمد[۱۰] خالق بر زباں دار اے پسر | عمر تا برباد ندہی سر بسر
لب[۱۱] مجنباں جز بذکر کردگار | زانکہ پاکاں را ہمیں بودست کار

۱ ذکر بے تعظیم: یعنی ذکر کرتے وقت خدا کی بڑائی کا دھیان رکھے، حرمت: عزت واحترام۔
۲ مر: خاص، اعضا: عضو کی جمع، بدن کا حصّہ۔
۳ ذکر چشم: یعنی آنکھ کا ذکر یہ ہے کہ وہ اللہ کے ڈر سے روئے، آیات: آیت کی جمع کی نشانی، یعنی وہ چیزیں جو خدا کو یاد دلائیں۔
۴ یاری: مدد، خویشاں: اپنے لوگ، زیارت: ملاقات۔
۵ ستماع: سننا، گوش: کان، کوش: کوشش کر۔
۶ ذکر دلت: یعنی تیرے دل کا ذکر یہ ہے کہ اس میں اللہ کا شوق ہو، کوش: یعنی دل میں خدا کا شوق کوشش کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔
۷ جہل: نادانی، دائم: ہمیشہ، حلاوت: مٹھاس۔ ۸ لسان: زبان، مفلسان: یعنی آخرت کی دولت سے محروم۔
۹ مدام: ہمیشہ۔ ۱۰ حمد: تعریف، خالق: پیدا کرنے والا، سر بسر: بالکل۔
۱۱ لب: ہونٹ، کردگار: اللہ، پاکان: گناہوں سے پاک بندے۔

در بیان عمل چار چیز

بر ہمہ کس نیک[1] باشد چار چیز — با تو گویم یادگیرش اے عزیز
اول آں باشد کہ باشی دادگر[2] — ہم ز عقل خویش باشی با خبر
با شکیبائی[3] تقرب کردن ست — حرمت مردم بجا آوردن ست

در بیان خصلت[4] ذمیمہ

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت — ہست از جملہ خلائق نیک زشت
زاں چہار اول حسد کینی[5] بود — زاں گذشتے عجب و خود بینی بود
خشم[6] را دیگر فرو ناخوردست — خصلت چارم بخیلی کردنست
اے پسر کم گرد[7] گرد ایں خصال — از برائے آں کہ زشت اند ایں فعال
غل[8] وغش بگذار چوں زر پاک شو — پیش از انکہ خاک گردی خاک شو
حرص[9] بگذار و قناعت پیشہ کن — آخر از مردن یکے اندیشہ کن
با محباں باش دائم[10] ہمنشیں — تاتوانی روئے اعدا را مبیں

---

[1] نیک: بھلا۔
[2] دادگر: انصاف کرنے والا، بخشش کرنے والا۔
[3] شکیبائی: صبر، تقرب: یعنی بارگاہ خداوندی سے نزدیکی، حرمت: عزت۔
[4] خصلت: عادت، ذمیمہ: بری، سرشت: طبیعت، خلائق: عادتیں، نیک زشت: بہت بری۔
[5] حسد کینی: کینہ پروری کے ساتھ حسد، عجب: تکبّر۔
[6] خشم: غصّہ، فروخوردن: نگل لینا، خصلت: عادت۔
[7] کم گرد: چکر نہ لگا، خصال: خصلت کی جمع عادت، زشت: برا، فعال: کام۔
[8] غل: کدورت، غش: ملاوٹ، خاک گردی: یعنی مرکر۔
[9] حرص: لالچ، پیشہ کن: عادت بنا، اندیشہ کن: سوچ۔
[10] دائم: ہمیشہ، اعدا: عدو کی جمع دشمن۔

در بیان سعادت[1] ونصیحت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل — شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل
از سعادت ہر کرا باشد نشاں[2] — باشدش تدبیرہا با دوستاں
ہر کرا باشد سعادت رہنمائے — صبر دارد از جفائے[3] ناسزائے
ہر کرا بخت[4] و سعادت گشت یار — در جہاں باشد بدشمن سازگار
گر تو خود نارِ[5] ہوا را کُشتہ — داں کہ از اہل سعادت گشتہ
گر بود با دوستاں تدبیر تو — یار باشد دولتِ[6] شبگیر تو
از سر خود[7] ہر کہ کارے میکند — بخت و دولت زو فرارے میکند
دشمن خود را نباید زد تبر[8] — گر توانی کشت او را باشکر
تا توانی جور[9] نااہلاں بکَش — گرہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
چوں ترا آمد مقامے[10] ساز گار — برنہ بندی رخت زانجا زینہار
در نصیحت آں کہ نپذیرد[11] سخن — با چنیں کس پند خود ضائع مکن
خوی[12] بد را نیک کردن مشکل ست — جہد کردن بہر او بے حاصل ست

۱ سعادت: نیک بختی، شرح: تفصیل، خلیل: دوست۔
۲ نشان: علامت، تدبیرہا: مصلحتیں۔
۳ جفا: ظلم، ناسزا: نامناسب۔
۴ بخت: نصیبہ، سازگار: موافق۔
۵ نار: آگ، ہوا: خواہش
۶ دولت شبگیر: یعنی شب بیداری۔
۷ از سرخود: یعنی جو خودسری سے کام لیتا ہے۔
۸ تبر: کلہاڑی کی وضع کا ایک ہتھیار ہوتا ہے، شکر: یعنی دشمن کو اگر احسان کرکے ختم کرسکتا ہے تو لڑکر ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
۹ جور: ظلم، عیش خوش: خوش عیشی۔
۱۰ مقام: جگہ، رخت: سامان، زینہار: ہرگز۔
۱۱ نہ پزیرد: نہ قبول کرے، پند: نصیحت۔
۱۲ خوی: عادت، جہد: کوشش۔

بندہ[1] را گر نیست درکار رضا — کے تواند باز گرداند قضا

ہر کہ او استیزہ[2] با سلطاں کند — کارِ خود را سر بسر ویراں کند

ہر کہ او باغی شود از بادشاہ — روزِ او چوں تیرہ شب[3] گردد تباہ

در بیان علامت مدبراں

چار چیز آمد نشانِ مدبری[4] — یادگیرش گر تو روشن خاطری

مدبری باشد بابلہ[5] مشورت — پس بجاہل دادن سیم و زرت

ہر کہ پند[6] دوستاں نکند قبول — در حقیقت مدبراست آں بوالفضول

ہر کہ از دنیا نگیرد عبرتے[7] — ہست ازاں مدبر جہاں را نفرتے

مشورت[8] ہر کس کہ با ابلہ کند — دیو ملعونش سبک گمرہ کند

آنکہ مال و زر دہد با جاہلاں — آنچناں کس کے بود[9] از مقبلاں

زر[10] چو جاہل را ہمی آید بکف — میکند اسراف و می سازد تلف

نشنود از دوست مدبر پند را — از جہالت[11] بگسلد پیوند را

عبرتے[12] گیر از زمانہ اے جواں — تا نباشی از شمار مدبراں

---

۱ بندہ: یعنی قضائے خداوندی نہیں ٹل سکتی، لہٰذا اس پر خوشنودی کا اظہار ضروری ہے۔ ۲ استیزہ: لڑائی۔

۳ تیرہ شب: تاریک رات۔ ۴ مدبراں: مدبر کی جمع بد بخت، مدبری: بدبختی، خاطر: طبیعت، خیال۔

۵ ابلہ: بیوقوف، جاہل: نادان، زرت: یعنی اپنا سونا۔ ۶ پند: نصیحت، بوالفضول: بیہودہ۔

۷ اعبرت، دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ ۸ مشورت: مشورہ، دیو: یعنی شیطان، سبک: جلد۔

۹ کے بود: کب ہو، مقبلاں: مقبل کی جمع نیک بخت۔

۱۰ زر: یعنی مال دولت، بکف: ہاتھ میں، اسراف: فضول خرچی، تلف: تباہ۔

۱۱ از جہالت: نصیحت سے ناراض ہو کر تعلّق منقطع کر لیتا ہے، پیوند: تعلّق۔

۱۲ عبرتے: یعنی دوسروں کے احوال سے نصیحت حاصل کرو۔

ہرکرا از عقل آگاہی[۱] بود نزد او ادبار گمراہی بود

در بیان آنکہ چہار چیز از حقیر نباید شمرد

چار چیز آمد بزرگ و معتبر[۲] می نماید خُرد لیکن در نظر
زاں یکے خصم[۳] ست و دیگر آتش ست باز بیماری کزو دل ناخوش ست
چارمی[۴] دانش کہ آراید ترا ایں ہمہ تا خُرد ننماید ترا
ہر کہ در چشمش عدو[۵] باشد حقیر از بلائے او کند روزے نفیر
ذرّۂ آتش[۶] چو شد افروختہ بینی از وے عالمے را سوختہ
علم اگر اندک[۷] بود خوارش مدار زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار
رنج[۸] اندک را بکن غم خوارگی ورنہ بینی عجز در بے چارگی
دردِ[۹] سر را گر نجوید کس علاج خوفِ آں باشد کہ بر گردد مزاج
باش از قول مخالف پر حذر[۱۰] پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر

[۱] آگاہی: واقفیت، ادبار: پشت پھیرنا، قطع تعلق کرنا۔
[۲] معتبر: یعنی قابل قدر، خُرد: حقیر، درنظر: یعنی بظاہر۔
[۳] خصم: دشمن، ناخوش: رنجیدہ۔
[۴] چارمی: یعنی چوتی چیز جو بظاہر چھوٹی ہے مگر اس کو بڑا سمجھنا چاہیے، تا: ہرگز۔
[۵] عدو: دشمن۔ نفیر: کوچ یعنی دشمن کو اگر حقیر سمجھے گا تو ایک نہ ایک دن اس کی وجہ سے گھر سے بے گھر ہونا پڑے گا۔
[۶] ذرّۂ آتش: یعنی ایک چنگاری عالم کو جلا ڈالتی ہے۔
[۷] اندک: تھوڑا، خوار: ذلیل، قدر: مرتبہ۔
[۸] رنج: مرض، غم خوارگی: یعنی علاج، بے چارگی: لاعلاج ہونا۔
[۹] درد: یعنی دردِ سر کا علاج نہ کیا جائے تو انسان پاگل ہوسکتا ہے۔
[۱۰] پرحذر: محتاط، از پادرائی: تو اوندھا ہو۔

آتش اندک تواں کُشتن بآب[1] وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

در بیان مذمت[2] خشم وغضب

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز چار دیگر ہم شود موجود نیز
عاقبت رسوائی آید از لجاج[3] خشم را نکنند پشیمانی علاج
بے گماں از کبر[4] خیزد دشمنی حاصل آید خواری از کاہل تنی
چون لجوجی[5] در میاں پیدا شود بندہ از شومی او رسوا شود
خشم خود[6] را چونکہ راند جاہلے جز پشیمانیش نبود حاصلے
ہر کہ گشت از کبر[7] بالا گردنش دوستاں گردند آخر دشمنش
کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ[8] آید از خواری بپایش تیشۂ
خشم خود را گر فرو نخورد[9] کسے عاقبت بیند پشیمانی بسے
ہر کہ او افتادۂ[10] تن پرورست نیست آدم کمتر از گاؤ و خرست

---

[1] آب: پانی، وائے: ہائے، ساعت: وقت، التہاب: لپٹے مارنا۔

[2] مذمت: برائی، خشم: غصّہ، اے پسر: یعنی آئندہ بیان کی جانے والی چار چیزیں چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

[3] لجاج: چمٹنا، پشیمانی: شرمندگی۔

[4] کبر: تکبر، خواری: ذلت، کاہل تن: سست بدن۔

[5] لجوجی: چمٹالوپن، شومی: بدبختی۔

[6] خشم خود: یعنی جب کوئی جاہل غصّہ کرتا ہے۔

[7] کبر: تکبر، بالا گردن: یعنی اکڑ کی وجہ سے سر اونچا کرتا ہے۔

[8] پیشہ: یعنی عادت، تیشہ: بسولہ۔

[9] فرو خوردن: نگل لینا، بسے: بہت۔

[10] افتادہ: یعنی سستی سے پڑا ہوا، تن پرور: آرام طلب، گاؤ: گائے بیل، خر: گدھا۔

در بیان بے ثباتی[1] چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا | گوش دار اے مومن نیکو لقا
جور[2] سلطاں را بقا کمتر بود | پس عتاب اصدقا کمتر بود
دیگر آں مہرے[3] کہ باشد از زناں | بے بقا چوں صحبت ناجنس داں
با رعیت[4] چوں کند سلطاں ستم | مر وُرا باشد بقا در ملک کم
گر ترا از دوستاں آید عتاب[5] | کم بقا باشد چو خط بر روئے آب
گرچہ باشد زن[6] زمانے مہرباں | چوں کم آید بہرۂ بکشاید زبان
چوں بناجنسان نشیند آدمی | کمترک[7] بیند از ایشاں ہمدمی
زاغ[8] چوں فارغ زبوئے گل بود | نفرتش از صحبت بلبل بود
صحبت ناجنس جاں کاہی[9] بود | جملہ را زیں حال آگاہی بود
چوں ترا ناجنس آید در نظر | اے پسر چون باد[10] ازو در گذر

---

[1] بے ثباتی: ناپائیداری، خواجہ: صاحب، بقا: ٹھیراؤ، گوش دار: یادرکھ، نیکولقا: جو دیکھنے میں بھلا معلوم ہو۔
[2] جور: ظلم، سلطان: بادشاہ، عتاب: ناراضی، اصدقا: صدیق کی جمع دوست۔
[3] مہر: محبّت، صحبت: ساتھ، ناجنس: بے میل۔
[4] رعیت: رعایا، ستم: ظلم، مرورا: یعنی خاص اُس کے لیے۔
[5] عتاب: ناراضی، خط: پانی کی لکیر۔
[6] زن: عورت، بہرہ: یعنی گھر کے خرچ کا حصّہ، بکشاید: یعنی لڑے گی۔
[7] کمترک: بہت تھوڑی، ہمدمی: ساتھ۔
[8] زاغ: کوا، نفرتش: یعنی بلبل کا ساتھ چھوڑ دے گا۔
[9] جاں کاہی: روح کا گھٹاؤ۔
[10] چوں باد: یعنی ہوا کی طرح گذر جا۔

در بیان آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می یابد

چارچیز از چار دیگر شد تمام[1] — چون شنیدی یاد میدار اے غلام
دانش[2] مرد از خرد گیرد کمال — از عمل دنیت ہمی یابد جمال
دینت از پرہیز[3] کامل می شود — نعمت از شکر شامل می شود
ہست دانش را کمالات از خرد — بے عمل را اہل دیں کس نشمرد
شکر نعمت را کمالے میدہد — غافلاں را گوشالے[4] میدہد
شکر ناکردن[5] زوال نعمت است — بہرۂ شاکر کمال نعمت است
علم[6] را بے عقل نتواں کاربست — پیش بے عقلاں نمی باید نشست
بے خرد[7] دانش و بال است اے پسر — علم مرغ وعقل بال است اے پسر
ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں[8] — از طریق عقل باشد بر کراں

---

۱ تمام: مکمل، غلام: لڑکا۔
۲ دانش: سمجھ، خرد: عقل، ازعمل: یعنی دین عمل سے خوبصورت بنتا ہے۔
۳ پرہیز: تقویٰ یعنی بری باتوں سے بچاؤ، نعمت: یعنی اللہ کا شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
۴ گوشال: کان اینٹھنا بمعنی سزا۔
۵ شکر ناکردن: یعنی اللہ کی نعمت کی ناشکری اس کے زوال کا سبب ہے، بہرہ: نصیبہ۔
۶ علم: یعنی بے عقل علم سے کام نہیں لے سکتا ہے، پیش: یعنی بے عقل سے علم حاصل نہ کرنا چاہیے مشہور ہے کہ ایک من علم کے لیے دس من عقل درکار ہے۔
۷ بے خرد: یعنی بیوقوف کا علم تباہ کن ہے، علم مرغ: یعنی علم میں پرواز عقل سے حاصل ہوتی ہے۔
۸ نبود برآں: یعنی عمل نہ ہو، کراں: کنارہ۔

در بیان آنکہ بازگردانیدنِ[1] آں محالست

چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش　از محالات ست باز آوردنش

چوں حدیث[2] رفت ناگہ بر زباں　یا کہ تیرے جست بیروں از کماں

باز چوں آرد حدیث گفتہ[3] را　کس نہ گرداند قضائے رفتہ را

باز کے گردد چو تیر انداختی　ہم چنیں[4] عمرت کہ ضائع ساختی

ہر کہ بے اندیشہ[5] گفتارش بود　پس ندامتہائے بسیارش بود

تا نہ گفتی[6] می توانی گفتنش　چوں بہ گفتی کی تواں نہفتنش

در بیانِ غنیمت دانستن عمر[7]

عمر را می داں غنیمت ہر نفس　چوں رود دیگر نباید باز پس

ہیچ کس از خود قضا[8] را رد نہ کرد　ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں[9]　مُہر می باید نہادن بر دہاں

می[10] سزد گر عمر را داری عزیز　چوں رود پیشش نخواہی دید نیز

---

[1] بازگردانیدان: واپس لوٹانا۔

[2] حدیث: بات، ناگہ: اچانک، از کماں: جب تیر کمان سے نکل جائے۔

[3] حدیث گفتہ: کہی ہوئی بات، کس نہ گرداند: خدا کے فیصلہ کو کوئی نہیں لوٹا سکتا۔

[4] ہم چنیں: جو عمر ضائع ہوگئی وہ بھی واپس نہیں آسکتی ہے۔

[5] بے اندیشہ: بے سوچے سمجھے، ندامت: شرمندگی۔

[6] تانہ گفتی: یعنی نہ کہی ہوئی بات تو کہی جاسکتی ہے، نہفتن: چھپانا۔

[7] عمر: زندگی، نفس: سانس، دیگر: پھر، باز پس: واپس۔　[8] قضا: یعنی خدائی فیصلہ، رد: لوٹانا، بدنہ کرد: اچھا کیا۔

[9] اماں: حفاظت، مہر: یعنی زبان پر خاموشی کی مہر لگالے۔　[10] می سزد: مناسب ہے، عزیز: پیارا، نیز: پھر۔

در بیانِ خاموشی وسخاوت

حاصل آید[۱] چار چیز از چار چیز یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز
خامشی را ہر کہ سازد پیشۂ[۲] گردد ایمن نبودش اندیشۂ
گر سلامت بایدت خاموش باش گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش[۳]
از سخاوت[۴] مرد یابد سروری شکر نعمت را دہد افزون تری
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد از سلامت کسوتے بر دوش کرد
گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں رو[۵] نکوئی کن تو با خلق جہاں
ہر کرا عادت شود جود[۶] و کرم در میان خلق گردد محترم
ہر[۷] کہ کار نیک یا بد می کند آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
اے برادر بندۂ معبود[۸] باش تا توانی با سخا و جود باش
باش از بخل بخیلاں پر حذر[۹] تا نہ سوزد مر ترا نار سقر

در بیان چیزے کہ خواری[۱۰] آرد

چار چیزت بردہد از چار چیز نشنود ایں نکتہ جز اہل تمیز

---

۱ حاصل آید: چار چیزیں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ ۲ پیشہ: عادت، ایمن: محفوظ، اندیشہ: فکر۔
۳ فاش: ظاہر۔ ۴ سخاوت: بخشش، سروری: سرداری، شکر: شکرادا کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
۵ رو: یعنی اس طرح چلا چل، نکوئی: بھلائی، خلق: مخلوق۔ ۶ جود: عطا، کرم: بخشش، محترم: باعزت۔
۷ ہر کہ: یعنی انسان نیک اور بد اپنے ہی لیے کرتا ہے۔ ۸ معبود: خدا، تاتوانی: جب تک ہو سکے۔
۹ پرحذر: پرخوف، نار: آگ، سقر: دوزخ۔
۱۰ خواری: ذلت، بردہد: پھل دے، اہل تمیز: جو اچھے برے میں فرق کریں۔

ہر کہ زو صادر شود[1] ایں چارکار — بیند او چار دگر بے اختیار
چوں سوال آورد[2] گردد خوار مرد — ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
ہر کہ در پایان[3] کاری نہ نگرد — عاقبت روزے پشیمانی خورد
ہر کہ نکند احتیاط[4] کارہا — بر دلش آخر نشیند بارہا
ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار[5] — دوستاں بے شک کنند از وے فرار

در بیان آنچہ آدمی را شکست[6] آرد

آدمی را چار چیز آرد شکست — با تو گویم گوش دار اے حق پرست
دشمن بسیار و دام[7] بے شمار — جرم بے حد و عیال پر قطار
وائے مسکینے کہ غرق دام[8] شد — ہر دمش از غصّہ خوں آشام شد
ہر کرا بسیار باشد دشمنش — خیرہ[9] گردد ہر دو چشم روشنش
ہر کرا اطفال بسیارش بود — در زمانہ زاریِ[10] کارش بود

در بیان صفتِ زنان[11] وصبیان

چارچیز است از خطاہا اے پسر — گوش دارش با تو گویم سر بسر
اول از زن داشتن چشم وفا[12] — سادہ دل را بس خطا باشد خطا

---

[1] صادرشود: ہووے۔ [2] سوال آوردن: مانگنا، خوار: ذلیل، استخفاف: توہین۔
[3] پایاں: انجام، عاقبت: انجام کار۔ [4] احتیاط: بچاؤ، بار: بوجھ۔ [5] ناسازگار: ناموافق، فرار: بھاگنا۔
[6] شکست: ہار، گوش دار: سن لے۔ [7] دام: قرض، جرم: خطا، عیال: بال بچے، پرقطار: یعنی بہت۔
[8] غرقِ دام: قرض میں ڈوبا ہوا، آشام: پینے والا۔ [9] خیرہ: بےنور۔ [10] زار: ذلیل۔
[11] زناں: زن کی جمع عورت، صبیان: صبی کی جمع بچہ، سربسر: پوری۔
[12] چشم وفا: وفاداری کی امید، سادہ دل: بیوقوف۔

ایمنی[1] از بلہ خطائے دیگرست صحبت صبیاں ازینہا بدترست
چارمی از مکر[2] دشمن ایمنی کے کند دشمن بغیر از دشمنی

در بیان عطائے حق

چار چیزست از عطاہائے کریم[3] با تو گویم یادگیرش اے سلیم
فرض حق اول بجا آوردن[4] ست والدین از خویش راضی کردن ست
حکم دیگر چیست با شیطاں جہاد چارمی نیکی بہ خلق نامراد[5]

در بیان آنکہ عمر زیادہ کند

می فزاید[6] عمر مرد از چار چیز ایں نصیحت بشنو اے جان عزیز
اوّل آوردن بگوش آواز خوش[7] وانگہے دیدن جمالِ ماہ وَش
سوم آمد ایمنی[8] بر مال و جاں می فزاید عمر مردم را ازاں
آنکہ کارش بر مراد دل[9] بود در بقا افزونیش حاصل بود

در بیان آنکہ عمر رابکاہد[10]

عمر مردم را بکاہد پنج چیز یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز

---

[1] ایمنی: اطمینان، ابلہ: بیوقوف، صحبت: ساتھ۔ [2] مکر: چالاکی، کے کند: کب کرے۔
[3] کریم: سخی یعنی اللہ، سلیم: سالم۔ [4] بجا آوردن: کرنا، والدین: یعنی اپنے ماں باپ۔
[5] خلق نامراد: محتاج انسان۔ [6] می فزاید: بڑھائے، بشنو: سن۔
[7] آواز خوش: اچھی آواز، جمال: خوبصورتی، ماہ وش: چاند جیسا۔ [8] ایمنی: اطمینان۔
[9] برمرادِ دل: تمنّا کے مطابق، بقا: یعنی عمر۔
[10] کاہد: گھٹائی، عمر: یعنی پانچ چیزیں عمر کو گھٹاتی ہیں۔

شد یکے زاں پنج در پیری نیاز[1] پس غریبی وانگہے رنج دراز
ہر کہ[2] او بر مردہ اندازد نظر عمر او بیشک بکاہد اے پسر
پنجم آمد ترس[3] و بیم از دشمناں عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
ہر کہ او از دشمناں ترساں[4] بود کار او ہر لحظہ دیگرساں بود
از خدا ترس[5] و مترس از دشمناں کزِ ہمہ دارد خدایت در اماں

در بیان باعث زوالِ سلطنت

چار چیز آمد فساد[6] پاد شاہ با تو می گویم ولے دارش نگاہ
اول اندر مملکت[7] جورِ امیر دیگراں غفلت کہ باشد در وزیر
رنج شہ باشد خیانت در دبیر[8] بد بودگر قوتے یابد اسیر
چوں کند در ملک شہ میرے[9] ستم پادشہ را زیں سبب باشد الم
چوں بود غافل وزیر بے خبر ملک شہ ازوے بود زیر و زبر[10]
گر خلل[11] در کاتب دیواں بود عاقبت رنج دل سلطاں بود

---

[1] نیاز: یعنی دنیاوی خواہش، غریبی: مسافرت۔ [2] ہر کہ: یعنی جو ہر وقت مردوں کو دیکھے۔
[3] ترس: خوف، بیم: مایوسی، زیاں: بربادی۔
[4] دشمناں ترساں: خوف کے قابل دشمن، لحظہ: گھڑی، دیگرساں: دوسری طرح۔
[5] ترس: ڈر، مترس: نہ ڈر، خدایت: یعنی تجھے خدا، اماں: حفاظت۔
[6] فساد: خرابی، نگاہ دار: یادرکھ۔
[7] مملکت: بادشاہت جور: ظلم امیر، حاکم، غفلت: یعنی سلطنت کے کاموں سے۔
[8] دبیر: میر منشی یعنی میر منشی کی خیانت بادشاہ کو رنج پہنچاتی ہے، اسیر: قیدی۔
[9] میر: امیر سردار، ستم: ظلم، الم: رنج۔ [10] زیروزبر: تہ و بالا۔
[11] خلل: نقصان، کاتب: منشی، دیوان: دفتر۔

گر اسیراں[1] را شود قوّت پدید — در ولایت فتنہا گردد جدید
چوں صلاحت[2] در وجودِ شہ بود — دست میراں از ستم کو تہ بود
گر نباشد واقف و دانا وزیر — پادشہ را زو بود رنج کثیر[3]
گر ندارد شہ سیاست[4] را بکار — ملک ویراں گردد از ہر نابکار

در بیان آنکہ آبرو[5] نریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر — تا نہ ریزد آبرویت در نظر
اوّلاً کم گوئی[6] با مردم دروغ — زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
ہر کہ استیزہ[7] کند با مہتراں — آب روئے خود بریزد بے گماں
پیش مردم[8] ہر کہ را نبود ادب — گر بریزد آبرو نبود عجب
از سبکساراں[9] مباش اے نیک خوی — کز سبکساری بریزد آبروی
اے پسر با مہتران کمتر ستیز[10] — وز حماقت آبروئے خود مریز
گر بعالم[11] آبرو می بایدت — دائماً خُلق نکو می بایدت
ہر کہ آہنگ[12] سبکساری کند — ز آبروئے خویش بیزاری کند

---

[1] اسیران: اسیر کی جمع قیدی، ولایت: سلطنت، جدید: نیا۔ [2] صلاحت: نیکی، میران: سرداران۔
[3] کثیر: گھنا۔ [4] سیاست: تدبیر، نابکار: نااہل۔
[5] آبرو: عزت، خصلت: عادت، نہ ریزد: نہ بہائے۔ [6] کم گو: یعنی نہ کہہ، بےفروغ: بے رونق۔
[7] استیزہ: جنگ، مہتر: بڑا آدمی۔
[8] پیش مردم: یعنی جو آدمیوں کے سامنے ادب سے نہ رہے گا اپنی آبروریزی کرے گا۔ عجب: تعجب۔
[9] سبکسار: اوچھا آدمی۔ [10] کمتر ستیز: نہ لڑ، حماقت: بےوقوفی۔
[11] عالم: جہان، دائماً، ہمیشہ، خلق: اخلاق۔ [12] آہنگ: قصد، بیزاری: مخالفت۔

جز حدیث[۱] راست با مردم مگوی | تا نگردد آبرویت آبجوی
از خلاف[۲] و از خیانت باش دور | تا بود پیوستہ در روئے تو نور
گر ہمی[۳] خواہی کہ گویندت نکو | اے برادر ہیچ کس را بد مگو
تا نباشی در جہان اندوہگیں[۴] | از حسد در روزگارِ کس مبیں

در بیانِ آنکہ آبرو بیفزائد[۵]

می فزاید آبرو از پنج چیز | با تو گویم بشنو اے اہل تمیز
در سخاوت[۶] کوش گر داری غنا | تا فزاید آبرویت در سخا
برد باری[۷] و وفاداری گزیں | زانکہ آبِ روئے افزاید ازیں
ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی | بیشک آبِ روئے[۸] افزاید ہمی
چوں[۹] بکار خویش حاضر بودہٗ | آبِ روئے خویش را افزودہٗ
از سخاوت آبِ روئے افزوں شود | ور بخیلی بے خرد[۱۰] ملعوں شود
ہر کرا بر خلق بخشائش[۱۱] بود | آبروئے او در افزایش بود
باش دائم[۱۲] بردبار و با وفا | تا بروئے خویش بینی صد ضیا

[۱] حدیث راست: سچّی بات، آب جو: نہر کا پانی، جو بے قدری میں مشہور ہے۔
[۲] خلاف: اختلاف، خیانت: بددیانتی، نور: یعنی وہ رونق جو نیکی سے چہرے پر پیدا ہوتی ہے۔
[۳] گرہمی: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ تجھے نیک کہیں تو کسی کے ساتھ برا نہ کر۔
[۴] اندوہگیں: غمگین، روزگار: زمانہ۔
[۵] بیفزائد: بڑھائے، اہل تمیز: اچھے برے کو سمجھنے والا۔
[۶] سخاوت: بخشش، غنا: مال داری۔
[۷] بردباری: برداشت۔
[۸] آبرو: عزت،
[۹] چوں: جب انسان اپنا فرض پورا کرتا ہے۔
[۱۰] بےخرد: بےعقل، ملعون: پھٹکارا ہوا۔
[۱۱] بخشائش: بخشش، افزایش: بڑھوتری۔
[۱۲] دائم: ہمیشہ، ضیا: روشنی۔

تا بماند رازت از دشمن نہاں — سِرّ[1] خود با دوستاں کمتر رساں
تا نگردی پیش مردم شرمسار[2] — آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار
اے برادر پردۂ مردم مدر[3] — تا ندرّد پردہ ات شخصے دگر
با ہوائے دل مکن زنہار کار — تا نیارد پس پشیمانیت بار[4]
تا زبانت باشد اے خواجہ دراز — دست کوتہ دار و ہر جانب متاز
قدرِ مردم را شناس اے محترم[5] — تا شناسند دیگرے قدرے تو ہم
ہر کرا[6] قدرے نباشد در جہاں — زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں
از قناعت[7] ہر کرا نبود نشاں — کے توانگر سازدش مالِ جہاں
بر عدوّے[8] خویش چوں یابی ظفر — عفو پیش آور زجرمش در گذر
دائماً می باش از حق ترسگار[9] — نیز باش از رحمتش امید وار
با تواضع باش و خو کن[10] با ادب — صحبت پرہیزگاراں می طلب
بردباری جوی[11] و بے آزار باش — تا کہ گردد در ہنر نام تو فاش
صبر و حلم و علم تریاق[12] دل اند — حرص و بغض و کینہ زہر قاتل اند
ہمچو تریاقند دانایانِ[13] دہر — قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر

---

[1] سر: رازیعنی دوست سے بھی اپنا راز ظاہر نہ کر۔ [2] شرمسار: شرمندہ، انچہ: یعنی دوسرے کا رکھا ہوا تو نہ اٹھا۔
[3] مدر: یعنی دوسرے کی پردہ دری نہ کر، ہوا: خواہش، پس: پیچھے۔
[4] بار: پھل۔ [5] محترم: باعزت، ہم: یعنی نیز۔
[6] ہر کرا: یعنی بے قدر انسان دراصل مردہ ہے۔ [7] قناعت: صبر، توانگر: مالدار۔
[8] عدو: دشمن، ظفر: فتح، عفو: معاف کرنا، جرم: خطا۔ [9] ترسگار: ڈرنے والا۔
[10] خوکن: عادت ڈال، پرہیزگاراں: پاکباز لوگ۔ [11] جوی: تلاش کر، بے آزار: نہ ستانے والا، فاش: مشہور۔
[12] تریاق: زہر مہرہ، زہر قاتل: ہلاک کرنے والا زہر۔ [13] دانایان: سمجھدار لوگ، دہر: زمانہ، خواجہ: سردار۔

مردم از تریاق می یابد نجات[۱] خوردکس ار زہر کے یابد حیات
فخرِ جملہ عملہا[۲] نان دادن ست در بروئے دوستاں بکشادن ست
گرچہ[۳] دانا باشی و اہل ہنر خویش را کمتر زہر ناداں شمر

در بیان علامت ناداں

شد دو خصلت[۴] مرد ناداں را نشاں صحبت صبیاں و رغبت بازناں

در بیانِ صفت زندگانی

نا خوشی[۵] در زندگانی اے ولید مرد را از خوئے بد گردد پدید
آنکہ نبود مرد را فعل نکو[۶] مردہ میدانش کہ نبود زندہ او
ہر کہ گوید عیب تو اندر حضور[۷] می نماید راہت از ظلمت بنور
مر ترا ہر کس کہ باشد رہنمائ[۸] شکر او می باید آوردن بجای
مر خردمنداں[۹] عالم را شناس خلق نیکو شرم نیکو تر لباس

---

۱ نجات: بچاؤ،خوردکس ار: یعنی اگر کسے زہرخورد۔
۲ عملہا: میم اور لام کو ساکن پڑھا جائے گا،یعنی سب سے بہتر عمل سخاوت اور مہمان نوازی ہے،در: دروازہ۔
۳ گرچہ: یعنی تمام خوبیوں کے باوجود اپنے کو کمتر ہی سمجھنا چاہیے۔
۴ شد دوخصلت: نادانی کی دو علامتیں ہیں بچوں سے یاری اور عورتوں سے رغبت۔
۵ ناخوشی: تکلیف، ولید: لڑکا،خوئے بد: بری عادت۔
۶ فعل نکو: نیک کام۔
۷ حضور: سامنے، راہت: راہ تو،ظلمت: تاریکی یعنی گناہ،نور: روشنی یعنی نیکی۔
۸ رہنما: یعنی وہ شخص جس نے تیرے منہ پر تیری برائی ظاہر کی،شکر: چونکہ اس نے نیکی کی طرف تیری رہنمائی کی ہے۔
۹ مرخردمنداں: یعنی عقل مندی کی شناخت عمدہ اخلاق اور شرم وحیا کا لباس ہے،نیکوتر: بہت زیادہ نیک۔

حال خود را از دو کس پنہاں مدار[۱] | از طبیب حاذق و از یارِ غار
تا توانی[۲] با زناں صحبت مجوی | راز خود را نیز با ایشان مگوی
انچہ اندر شرع[۳] باشد ناپسند | گردِ او ہرگز مگرد اے ہوشمند
ہر چہ را کردست بر تو حق[۴] حرام | دور باش از وی کہ باشی نیک نام
چونکہ روزی بر تو بکشاید[۵] خدای | دل کشادہ دار و تنگی کم نمای
تازہ روی[۶] و خوب سخن باش اے اخی | تا بود نام تو در عالم سخی
بر مخور[۷] اندوہ مرگ اے بوالہوس | چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس
دل زغِل[۸] و غش ہمیشہ پاک دار | تا توانی کینہ در سینہ مدار
تکیہ کم کن[۹] خواجہ برکردار خویش | دل بنہ بر رحمت جبار خویش
بہتریں چیزے بود خلق[۱۰] نکوست | خَلق خُلقِ نیک را دارند دوست
رو فرو تر[۱۱] باش دائم اے خلف | کیں بود آرائش اہل سلف

۱ پنہاں مدار: چھپا، حاذق: ماہر، یار غار: مخلص دوست۔
۲ تا توانی: جتنا بھی تجھ سے ہو سکے، راز: یعنی عورتوں سے اپنا راز نہ کہہ۔
۳ شرع: شریعت، گردِ او: یعنی اس کام کے قریب بھی نہ جا۔
۴ حق: یعنی شریعت، حرام: ناجائز۔
۵ کشاید: یعنی روزی تو خدا دیتا ہے، تنگی: بخل۔
۶ تازہ رو: ہنس مکھ، اخی: میرے بھائی۔
۷ برمخور: موت سے نہ ڈر کیوں کہ وہ معین وقت سے آگے پیچھے نہیں آسکتی ہے۔
۸ غل: کینہ، غش: کھوٹ۔
۹ تکیہ کم کن: بھروسہ نہ کر، کردار: عمل، دل بنہ: بھروسہ کر۔
۱۰ خُلق: اخلاق، خَلق: مخلوق۔
۱۱ فروتر: کمتر، دائم: ہمیشہ، خلف: بعد میں آنے والا، سلف: پہلے گذرنے والا یعنی بزرگانِ دین۔

آنکہ باشد در کف[1] شہوت اسیر گرچہ آزادست او را بندہ گیر
گر تو بینی نا کسے[2] را دستگاہ حاجت خود را ازو ہرگز مخواہ
بر در[3] ناکس قدم ہرگز مبر ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
تا توانی[4] کار، ابلہ را مساز کار فرمایش ولے کمتر نواز

دربیان احتراز از دشمناں

از دو کس پرہیز کن اے ہوشیار تا نہ بینی نکبتے در روزگار
اول از دشمن کہ او استیزہ روست وانگہے از صحبت نادان دوست
خویش را از نزد دشمن دور دار یار ناداں را ز خود مہجور[5] دار
اے پسر کم گوئی با مردم درشت[6] ور بگوئی از تو گردانند پشت
بہتریں[7] خصلت اگر دانی کراست آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست
چوں[8] حدیث خوب گوئی با فقیر بہ بود زانش کہ پوشانی حریر
خشم خوردن[9] پیشہ ہر سرورست تلخ باشد و ز شکر شیریں ترست

---

[1] کف: ہاتھ، اسیر: قیدی، بندہ: یعنی اس کو غلام سمجھ۔ [2] ناکس: کمینہ، دستگاہ: طاقت، حاجت: ضرورت۔
[3] در: دروازہ، ور بہ بینی: یعنی ملاقات کے وقت اس سے بات چیت نہ کر۔
[4] تا توانی: یعنی کسی بے وقوف کے کام میں نہ پڑ اگر بیوقوف سے مجبوری میں کام لینا پڑے تو اس کو زیادہ نہ نواز۔
[5] مہجور: چھوڑا ہوا۔ [6] درشت: سخت، گردانند پشت: یعنی تجھ سے قطع تعلّق کرلیں گے۔
[7] بہترین: یعنی اگر تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ کس کو بہترین خصلت حاصل ہے تو سمجھ لے وہ شخص جو انصاف کرے اور پھر بھی اپنی تعریف کا متمنی نہ ہو۔
[8] چوں: یعنی میٹھی بات دینے سے بھی بہتر ہے، حریر: ریشمین کپڑا۔
[9] خشم خوردن: غصّہ پی جانا، سرور: سردار، تلخ: یعنی غصّہ پینا اگرچہ کڑوا ہے، لیکن انجام کار شکر سے بھی زیادہ شیریں ہے۔

ہر کہ با مردم نہ سازد[۱] در جہاں زندگانی تلخ دارد بے گماں
آنکہ شوخ[۲] ست و ندارد شرم نیز دانکہ او ناپاک زادست اے عزیز
از ملامت[۳] تا بمانی در اماں باش دائم ہمنشین زیر کان

در بیان آنکہ خواری[۴] آورد

ہشت خصلت آورد خواری بروی باتو گویم گرہمی گوئی بگوی
اول آں باشد کہ مانند مگس[۵] مردِ ناخواندہ شود مہمانِ کس
ہر کہ او مہمان کس ناخواندہ شد نزدِ مردم خوار[۶] و زار و راندہ شد
دیگر آں باشد کہ نادانے رود کد خدائے[۷] خانہ مردم شود
کار کردن[۸] بر حدیث آں دو مرد کز سر جہل اند دائم در نبرد
ہر کہ[۹] بنشیند زبردست صدور گر رسد خواری برویش نیست دور
نیست جمعے[۱۰] را چو بر قول تو گوش صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
حاجت خود را مگو بادشمناں زیں بتر[۱۱] خواری نباشد در جہاں

[۱] نہ سازد: بنائے نہ رکھے۔ [۲] شوخ: بے حیا، ناپاک زاد: خراب نسل۔
[۳] از ملامت: یعنی اگر ملامت سے بچنا چاہتے ہوتو عقل مندوں کی صحبت اختیار کرو۔
[۴] خواری: ذلت، باتو گویم: تجھے بتائے دیتا ہوں اگر تو بیان کرنا چاہے تو بیان کردے۔
[۵] مگس: مکھی، ناخواندہ: بلا بلائے۔ [۶] خوار: ذلیل، راندہ: پھٹکارا ہوا۔
[۷] کدخدا: مالک یعنی یہ بھی بے وقوفی کی بات ہے کہ دوسروں کے گھروں پر جاکر حکم چلائے۔
[۸] کارکردن: یعنی ایسے دو آدمی جو جہالت کی وجہ سے لڑ رہے ہوں ان کی کسی بات میں پڑنا بھی نادانی ہے۔
[۹] ہرکہ: یعنی دوسروں کی مسند پر چڑھ کر بیٹھنا بھی رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔
[۱۰] جمعے: مجمع، قول: بات، گوش: دھیان، یکسر: بالکل، بپوش: چھپالے۔
[۱۱] بتر: بدتر، خواری: ذلت۔

از فرومایہ[1] مرادِ خود مجوی — تا نیاید مر ترا خواری بروی
بازن و کودک[2] مکن بازی ہلا — تا نہ گردی خوار و زار و مبتلا

دربیان زندگانی خوش

در جہاں شش چیز می آید بکار — اولا یار و طعام[3] خوشگوار
خوش بود یارِ موافق در جہاں — باز مخدومے[4] کہ باشد مہرباں
ہرسخن[5] کاں راست گوئی و درست — بہ ز دنیا زانکہ دروے نفع تست
انچہ ارزانست[6] عالم در بہاش — عقل کامل داں تو زو دل شاد باش
دشمن حق[7] را نباید داشت دوست — باز گشت جملہ چوں آخر بدوست
عیب کس[8] با او نمی باید نمود — زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
از خدا خواہ[9] انچہ خواہی اے پسر — نیست در دست خلائق خیر و شر
بندگاں را نیست ناصر[10] جز اللہ — یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
آنکہ[11] از قہر خدا ترسد بسے — بیگماں ترسند ازوے ہر کسے
از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست — کرد شیطان لعین[12] را زیر دست

---

[1] فرومایہ: کمینہ، مراد: حاجت۔ [2] کودک: بچہ، ہلا: آگاہ، مبتلا: مصیبت زدہ۔ [3] طعام: کھانا۔
[4] مخدوم: خدمت کے لائق۔ [5] سخن: بات، راست: سچّی۔
[6] ارزاں: سستا، بہا: قیمت، عقل کامل: یعنی عقل کامل اسقدر قیمتی چیز ہے کہ دنیا اسکے مقابلہ میں ہیچ ہے، زو: ازاو۔
[7] دشمن حق: یعنی جو اللہ کا حکم نہ مانے، بازگشت: یعنی سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، بدوست: بہ اوست۔
[8] عیب کس: یعنی کسی کی عیب جوئی مناسب نہیں ہے، ہر انسان میں کچھ نہ کچھ عیب ہوتا ہی ہے، ہیچ لحمے: یعنی گوشت چھیچھڑے سے خالی نہیں ہوتا۔ [9] خواہ: مانگ، خیر: بھلائی، شر: برائی۔ [10] ناصر: مددگار، یاری: مدد۔
[11] آنکہ: جو خدا سے ڈرتا ہے اس کا سب لحاظ کرتے ہیں۔ [12] لعین: پھٹکارا ہوا، زیردست: مغلوب۔

در بیان آنکہ اعتماد[1] را نشاید

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
یادگیر از ناصح خود اے صاحب نفس

نیست اول دوستی اندر ملوک[2]
ایں سخن باور کند اہل سلوک

سفلہ[3] را با مروت ننگری
ہیچ بد خوے نیابد مہتری

ہر کہ بر مال کساں دارد حسد[4]
بوئے رحمت بر دماغش کے رسد

آنکہ کذاب[5] ست وی گوید دروغ
نیست او را در وفا داری فروغ

در بیان نصیحت و خیر اندیشی[6]

ہر کہ را سہ کار عادت باشدش
در جہاں بخت و سعادت باشدش

اوّلاً[7] گر بیند او عیب کساں
در ملامت ہیچ نکشاید زباں

ہر کرا بینی براہ ناصواب[8]
سر براہش آر تا یابی ثواب

زحمت[9] خود را ز مردم دور دار
بار خود برکس میفگن زینہار

---

[1] اعتماد: بھروسہ، کس نیابد: یعنی پانچ باتیں پانچ شخصوں سے کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہیں، ناصح: نصیحت کرنے والا، نفس: سانس۔

[2] ملوک: ملک کی جمع بادشاہ، اہل سلوک: یعنی وہ لوگ جو طریقت کے راستے پر چلتے ہیں۔

[3] سفلہ: کمینہ، مروّت: انسانیت، بدخو: بدعادت، مہتری: سرداری۔

[4] حسد: دوسرے کی اچھی بات سے جلنا۔ [5] کذاب: بہت جھوٹا، فروغ: بڑھاؤ۔

[6] خیراندیش: بھلائی کی بات سوچنا۔ بخت: نصیبہ۔

[7] اولاً: یعنی دوسروں کی عیب جوئی نہ کرے۔

[8] ناصواب: غلط، سر: یعنی اس کو سیدھے راستہ پر ڈال دے، ثواب: نیک بدلا۔

[9] زحمت: تکلیف، بار: بوجھ، زینہار: ہرگز۔

در بیان تسلیم

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار[1] رخ مگرداں اے برادر از سہ کار
اوّلاً دیدن بود حکم قضا[2] بعد ازاں جستن بجان و دل رضا
چیست سویم دور بودن از جفا[3] ہر کہ ایں دارد بود اہل صفا
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز جز[4] براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
صدقۂ[5] کالودہ گردد با ریا کے بود آں خیر مقبول خدا
گر عمل خالص نباشد ہمچو زر قلب را ناقد[6] نیارد در نظر
تا توانگر[7] باشی اندر روزگار نفس را از آرزوہا دور دار

در بیان کرامات[8] حق

چار چیز است از کرامتہائے حق یاد دارش چوں ز من گیری سبق
اوّلاً صدق[9] زبانت در سخن وانگہے حفظ امانت فہم کن
پس سخاوت ہست از فضل الٰہ[10] فضل حق داں در نظر داری نگاہ
تا توانی دور باش از سود خوار زانکہ ہست از دشمنان[11] کردگار

[1] رستگار: چھٹکارا پانے والا، رخ مگرداں: منہ نہ موڑ۔ [2] قضا: یعنی خدائی فیصلہ، رضا: یعنی خدا کی خوشنودی۔
[3] جفا: ظلم، اہل صفا: پاکباز۔ [4] جز: یعنی وہ صرف خدا کے راستہ میں صرف کرتا ہے۔
[5] صدقہ: خیرات، ریا: لوگ دیکھا، وا آں خیر: یعنی وہ خیرات۔ [6] ناقد: پرکھنے والا یعنی خدا۔
[7] تا توانگر: یعنی جو آرزوں میں پھنسا ہوا ہے وہ تو مفلس ہے۔ [8] کرامت: بخشش۔
[9] صدق: سچّائی، حفظ امانت: امانت داری، فہم کن: سمجھ لے۔
[10] فضل الٰہ: خدا کی مہربانی، از نظر: یعنی اس کو دھیان میں رکھ۔
[11] از دشمناں: قرآن میں ہے اگر سود کا لین دین نہیں چھوڑتے ہو تو خدا سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار
باشد آنکس مومن[1] و پرہیزگار
پیش مردم آنکہ رازت[2] کرد فاش
ہمدم آن ابلہ باطل مباش
ہر کہ باشد مانع عشر[3] و زکوٰۃ
وانکہ غافل وار بگذارد صلوٰۃ
پر حذر[4] باش از چناں کس زینہار
تا نہ سوزد مر ترا آسیب نار

در بیان فروخوردن[5] خشم

لذت عمرت اگر باید بدہر
باش دائم پر حذر از خشم و قہر
چوں[6] نگردد خلق با خوئے تو راست
گر بخوئے مرداں سازی رواست
اے برادر تکیہ[7] بر دولت مکن
یاد دار از ناصح خود ایں سخن
سود[8] نکند گر گریزی از قضا
ہر چہ می آید بداں میدہ رضا
زاں چہ[9] حاصل نیست دل خرسند دار
گوش دل را جانب ایں پند دار
ہر کہ او با دوستاں یک دل[10] بود
جملہ مقصود دلش حاصل بود

[1] مومن: ایمان دار۔
[2] راز: پوشیدہ بات، فاش: ظاہر۔
[3] عشر: دسواں کھیتی باڑی کا دسواں حصّہ خیرات کرنا ضروری ہے، وانکہ: جو کہ نماز میں غفلت برتے۔
[4] پرحذر: پرخوف، زینہار: یقیناً، آسیب: تکلیف، نار: آگ یعنی جہنّم۔
[5] فروخوردن: نگل لینا، لذت عمر: زندگانی کا مزا، دہر: زمانہ، خشم: غصّہ، قہر: غضب۔
[6] چوں: یعنی اگر لوگ تیرے اخلاق و عادات کے مطابق نہیں ہیں تو تو ہی ان کے اخلاق کے مطابق بن جا۔
[7] تکیہ: بھروسہ، دولت: حکومت، مالداری، ناصح: نصیحت کرنے والا۔
[8] سود: یعنی خدا کے فیصلہ سے بھاگنا مفید نہیں ہے اس پر راضی ہوجا۔
[9] زانچہ: نہ ملنے والی چیز پر غم نہ کر، خرسند: راضی، گوش دل: دل کا کان۔
[10] یک دل: متفق، جملہ: سب، مقصود دل: دل کی آرزو۔

دَر بیان جہان فانی[1]

در جہاں دانی کہ باشد معتبر — آں کہ او را باک نبود از خطر
کم کند[2] با کس وفا ایں روزگار — جور دارد نیستش با مہر کار
آنکہ[3] با تو روزِ غم بودست یار — روزِ شادی ہم پرسش زینہار
روزِ نعمت[4] گر تو پردازی بہ کس — روزِ محنت باشدت فریاد رس
چوں بیابی دولتے از مستعان[5] — اندر آں دولت پرس از دوستان
مر ترا ہر کس کہ یار غم[6] بود — چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود

در بیان معرفت[7] اللہ

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر — تا بیابی از خدائے خود خبر
ہر کہ عارف[8] شد خدائے خویش را — در فنا بیند بقائے خویش را
ہر کہ[9] او عارف نباشد زندہ نیست — قرب حق را لائق و ار زندہ نیست

---

[1] فانی: فنا ہونے والا، معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت، باک: خوف، خطر: خطرہ۔
[2] کم کند: یعنی دنیا کسی کی نہیں ہے، جور: ظلم، مہر: محبّت۔
[3] آنکہ: یعنی جو تیرے غم میں شریک ہے خوشی کے وقت اس کو یاد رکھ۔
[4] روزِ نعمت: یعنی خوشی کے وقت تو جسے نوازے گا، مصیبت کے وقت وہ کام آئے گا، فریادرس: مددگار۔
[5] مستعان: مددگار یعنی خدا، اندراں: یعنی عیش کے وقت دوستوں کو نہ بھول۔
[6] یارِ غم: یعنی غمی کے وقت کا دوست، ہمدم: ساتھی۔ [7] معرفت: پہچان، یعنی اللہ کی حقیقی پہچان۔
[8] عارف: جاننے والا یعنی خدا کی ذات وصفات کا، درفنا: یعنی حضرت حق کی ذات میں اپنے کو گم کرنے میں ہی اپنی بقا سمجھے گا۔
[9] ہر کہ: یعنی جس کو خدا کی معرفت حاصل نہیں ہے وہ مردہ ہے، ارزندہ: مناسب،

ہر کہ او را معرفت حاصل نشد
ہیچ با مقصود خود واصل نشد[۱]

نفس خود[۲] را چوں تو بشناسی دلا
حق تعالےٰ را بدانی با عطا

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس[۳]
ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس

ہست عارف[۴] را بدل مہر و وفا
کار عارف جملہ باشد با صفا

ہر کہ[۵] او را معرفت بخشد خدائے
غیر حق را در دل او نیست جائے

نزد عارف نیست دنیا را خطر[۶]
بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر

معرفت[۷] فانی شدن در وے بود
ہر کہ فانی نیست عارف کے بود

عارف از دنیا و عقبیٰ[۸] فارغ ست
زانچہ باشد غیر مولیٰ فارغ ست

ہمت[۹] عارف لقائے حق بود
زانکہ در حق فانی مطلق بود

در بیان مذمت دنیا

باچہ ماند[۱۰] ایں جہاں گویم جواب
آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب

۱؎ واصل نشد: نہ ملا، چوں کہ زندگی کا مقصد ہی خدا کی معرفت حاصل کرنا ہے۔
۲؎ نفس خود: یعنی جو اپنی حقیقت سمجھ گیا اس کو معرفت خداوندی حاصل ہوگئی من عرف نفسه عرف ربه میں بھی یہی مضمون ادا کیا گیا ہے، دلا: اے دل۔ ۳؎ حق شناس: ہر معاملہ میں صحیح بات کو پہچاننے والا، ناسپاس: ناشکر۔
۴؎ ہست عارف را: یعنی عارف کے دل میں خدا کی محبّت اور وفا ہوتی ہے۔ صفا: اخلاص۔
۵؎ ہر کہ: یعنی جس کو معرفت خداوندی حاصل ہوجاتی ہے اس کے دل میں غیر کی گنجائش نہیں رہتی۔
۶؎ خطر: خیال، بلکہ: یعنی اس کی نگاہ میں تو اپنا وجود بھی نہیں ہوتا۔
۷؎ معرفت: یعنی معرفت یہ ہے کہ اپنی ذات کو ذاتِ حق میں فنا کردے، ہر کہ: یعنی جو اپنی ذات کو فنا نہ کردے وہ عارف نہیں ہوسکتا۔
۸؎ عقبیٰ: آخرت یعنی جنّت و دوزخ۔ فارغ: خالی، غیر مولیٰ: یعنی عارف صرف خدا کا طالب ہوتا ہے اس کی عبادت نہ دوزخ کے ڈر سے ہے نہ جنّت کی لالچ سے۔ ۹؎ ہمت: ارادہ، لقاء: ملاقات، مطلق: بالکل۔
۱۰؎ باچہ ماند: کس کے مشابہ ہے، آنکہ می بیند: یعنی دنیا کی مثال محض خواب کی سی ہے۔

چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز — حاصلے[۱] نبود زخوابت ہیچ چیز
ہم چنیں چوں زندۂ افتاد[۲] و مرد — ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
ہر کرا بودست کردارِ[۳] نکو — در رہِ عقبٰی بود ہمراہِ او
ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی[۴] — خویش را آراید اندر چشم شوی
مرد را می پرورد اندر کنار[۵] — مکر و شیوہ می نماید بے شمار
چوں بیابد خفتہ[۶] شورا ناگہاں — بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بر تو باید اے عزیزِ پر ہنر — کِزِ چنیں مکارہ[۷] باشی پر حذر

در بیان ورع[۸]

در ورع ثابت قدم باش اے پسر — گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
خانۂ دیں گردد آباد از ورع — لیک می گردد خرابی از طمع[۹]
ہر کہ از علم ورع گیرد سبق — دور[۱۰] باید بودنش از غیر حق
ترسگاری[۱۱] از ورع پیدا شود — ہر کہ باشد بے ورع رسوا شود
با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست[۱۲] — جنبش و آرامش از بہر خداست

---

[۱] حاصلے: یعنی خواب میں دیکھنے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی۔
[۲] افتادہ مرد: مرگیا، از جہان: یعنی دنیا کا مال ودولت۔ [۳] کردار: عمل، عقبٰی: آخرت۔
[۴] خوبروی: خوبصورت، شوی: شوہر۔ [۵] کنار: بغل، مکر: فریب، شیوہ: ناز وانداز۔
[۶] خفتہ: سویا ہوا، ناگہاں: اچانک، بے گماں: بدوں خیال۔ [۷] مکارہ: بہت مکر کرنے والی، پرحذر: پرخوف۔
[۸] ورع: پرہیزگاری۔ معتبر: اعتبار والا یعنی باعزت۔
[۹] طمع: لالچ یعنی دین کی رونق پرہیزگاری سے اور بربادی لالچ سے ہے۔
[۱۰] دور باید بودنش: اس کو دور رہنا چاہیے۔ [۱۱] ترسگاری: خدا کا خوف، رسوا شود: یعنی قیامت میں اسکو رسوائی ہوگی۔
[۱۲] راست: سزاوار، جنبش: یعنی اس کا حرکت وسکون خدا کے لیے ہوگا۔

آنکہ[1] از حق دوستی دارد طمع　　در محبّت کاذبش داں بے ورع

در بیان تقویٰ[2]

چیست تقویٰ ترک شبہات و حرام　　از لباس و از شراب و از طعام
ہرچہ[3] افزونست اگر باشد حلال　　نزد اصحاب ورع باشد وبال
چوں ورع شد یار[4] با علم و عمل　　حسن اخلاص ترا ناید خلل
ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ　　توبہ کن درحال[5] و عذر آں بخواہ
چوں گناہ نقد[6] آمد در وجود　　توبۂ نسیہ ندارد ہیچ سود
در انابت[7] کاہلی کردن خطاست　　بر امید زندگی کاں بیوفاست

در بیان فوائد[8] خدمت

تا توانی اے پسر خدمت گزیں　　تا شود اسپ مرادت زیر زیں

---

[1] آنکہ: یعنی خدا سے دوستی کسی لالچ کی وجہ سے خواہ جنّت اور دوزخ کا ہی ہو پرہیزگاری کے خلاف ہے۔
[2] تقویٰ: ناجائز باتوں سے بچنا، شبہات: وہ باتیں جن کا حرام یا حلال ہونا مشتبہ ہو، لباس: پہنے کی چیزیں۔ شراب: پینے کی چیزیں، طعام: کھانے کی چیزیں۔
[3] ہرچہ: یعنی جو بھی ضرورت سے زیادہ ہو خواہ وہ حلال ہی ہو متقیوں کے نزدیک وبال ہے۔
[4] یار: یعنی اگر پرہیزگاری حاصل ہوجائے، حسن اخلاص، خالص نیت کی خوبی، خلل: نقصان یعنی علم وعمل کے ساتھ اگر پرہیزگاری میسّر آجائے تو پھر ایمان کا کمال حاصل ہے۔
[5] درحال: فوراً۔
[6] گناہِ نقد: یعنی فوری گناہ، نسیہ: ادھار یعنی جس وقت گناہ ہو فوراً توبہ کرنی چاہیے۔
[7] انابت: یعنی رجوع، کاں: کہ آں، بیوفا: یعنی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔
[8] فوائد: فائدہ کی جمع، گزیں: اختیار کر، اسپ: گھوڑے کا زین تلے ہونا یعنی قابو میں ہونا۔

بندۂ چوں خدمت مرداں[1] کند | خدمت او گنبد گرداں کند
بہر خدمت ہر کہ بر بندد میاں | باشد از آفات[2] دنیا در اماں
ہر کہ پیش صالحاں[3] خدمت کند | ایزدش بادولت و حرمت کند
خادماں را ہست در جنّت مآب[4] | روز محشر بے حساب و بے عقاب
خادماں باشند اخواں[5] را شفیع | جائے ایشاں درجہاں باشد رفیع
گرچہ خادم عاصی[6] و مفلس بود | بہتر از صد عابد ممسک بود
می دہد ہر خادمے را مستعان[7] | اجر و مُزد صائمان قائمان
بہر خدمت ہر کہ بربندد[8] کمر | از درخت معرفت یابد ثمر
ہر کہ خادم شد جنانش[9] میدہند | مر ثواب غازیانش میدہند

در بیان صدقہ

تا اماں[10] باشی ز قہر کردگار | صدقہ میدہ در نہان و آشکار
صدقہ دہ ہر بامداد[11] و ہرپگاہ | تا بلاہا از تو گرداند الٰہ

---

[1] مردان: یعنی نیک بندے۔ [2] آفات: مصیبتیں۔
[3] صالحاں: اللہ کے نیک بندے، حرمت: عزت۔ [4] مآب: ٹھکانا، محشر: قیامت، عقاب: عذاب۔
[5] اخوان: اخ کی جمع بھائی، شفیع: یعنی قیامت میں بخشوانے والا، رفیع: بلند۔
[6] عاصی: گناہ گار، عابد: عبادت کرنے والا، ممسک: بخیل۔
[7] مستعان: جس سے مدد چاہی جائے یعنی خدا، مزد: مزدوری، صائمان: صائم کی جمع روزہ دار، قائمان: قائم کی جمع شب بیدار۔ [8] بند دکمر: تیار ہوئے، معرفت: یعنی خدا کی ذات وصفات کی پہچان، ثمر: پھل۔
[9] جنان: جنّت کی جمع، غازی: جہاد کرنے والا۔ [10] امان: یعنی درامان، نہاں: پوشیدہ، آشکار: کھلّم کھلا۔
[11] بامداد: صبح، پگاہ: تڑکا۔

ہر کہ او را خیر[1] عادت می شود — بے گماں عمرش زیادت می شود
آنکہ نیکی می کند در حق ناس[2] — بہترین مرداں او را شناس
آنکہ از وے ہست مردم را ضرر — درمیان خلق زو نبود بتر[3]
دیں ندارد ہر کہ نبود ترسگار[4] — نیست عقل آنزاکہ باشد نابکار
با ورع باش اے پسر گر مومنی[5] — کافری از قہر حق گر ایمنی
ہر کرا[6] نبود ورع ایمانش نیست — ہر کرا نبود حیا احسانش نیست
توبہ[7] نبود ہر کرا توفیق نیست — حق نہ بیند ہر کرا تحقیق نیست

در بیان تعظیم[8] مہمان

اے برادر مہماں را نیک دار — ہست مہماں از عطائے کردگار
مہماں روزی بخود[9] می آورد — پس گناہِ میزباں را می برد
ہر کرا[10] جبار دارد دشمنش — باز دارد مہماں از مسکنش

---

[1] خیر: بھلائی، عمر: یعنی نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔
[2] ناس: انسان، ضرر: نقصان [3] بتر: بدتر۔
[4] ترسگار: یعنی خدا سے ڈرنے والا، نابکار: نالائق۔
[5] گرمومنی: اگر تو مومن ہے، کافری: تو کافر ہے۔
[6] کرا: کہ اورا، احسان: ایمان کا کمال۔
[7] توبہ: یعنی توبہ کرنا بھی توفیق خداوندی ہی سے ہوتا ہے، تحقیق: جو تحقیق نہیں کرتا اس کو حق نظر نہیں آتا۔
[8] تعظیم: عزت کرنا، نیک دار: اچھی طرح رکھ، کردگار: خدا۔
[9] بخود: یعنی مہمان اپنی روزی ساتھ لاتا ہے، پس: مہمانداری سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
[10] ہرکرا: یعنی جس سے خدا ناراض ہوتا ہے، مسکن: گھر۔

اے برادر دار مہماں را عزیز[1] / تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
مومنے کو داشت مہماں را نکو[2] / حق کشاید باب جنّت را برو
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول[3] / از وے آزارد خدا و ہم رسول
بندۂ کو خدمت مہماں کند / خویش را شائستۂ[4] رحماں کند
ہر کہ مہماں را بروئے تازہ[5] دید / از خدا الطاف بے اندازہ دید
از تکلّف دور باش اے میزباں[6] / تا گرانی نبودت از مہماں
مہماں را اے پسر اعزاز کن / گر بود کافر برو در باز کن[7]
مہماں ہست از عطاہائے کریم[8] / ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
معرفت[9] داری گرہ برزر مبند / چوں رسد مہماں برویش در مبند
خیز[10] و بر خوان کسے مہماں مشو / چوں رسد مہماں ازو پنہاں مشو
ہر کہ مہماں را گرامی[11] می کند / کوششے در نیک نامی می کند
ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام[12] / پیش او می باید آوردن طعام
زانچہ داری اندک[13] و بیش اے پسر / برد باید پیش درویش اے پسر

---

[1] عزیز: باعزت۔ [2] نکو: اچھا، باب: دروازہ، برو: براو۔ [3] ملول: رنجیدہ، آزردہ: رنجیدہ۔
[4] شائستہ: لائق۔ [5] روئے تازہ: خندہ پیشانی، الطاف: لطف کی جمع مہربانی۔
[6] میزبان: مہمان داری کرنے والا، [7] درباز کن: دروازہ کھول دے۔
[8] کریم: اللہ، پنہاں شود: چھپے، لئیم: کمینہ۔
[9] معرفت: یعنی خدا کی ذات وصفات کی پہچان، گرہ: یعنی بخل نہ کر، در: دروازہ۔
[10] خیز: یعنی دوسرے کے دسترخوان سے اٹھ جا، پنہاں مشو: نہ چھپ۔
[11] گرامی: باعزت۔ [12] خاص وعام: یعنی کچھ خصوصیّت ہو یا نہ ہو۔ طعام: کھانا۔
[13] اندک: تھوڑا، بیش: زیادہ، پیش: یعنی مہمان داری کے لیے۔

ناں بدہ بر جائعاں[1] بہر خدائے تا دہندت در بہشت عدن جائے
با تنِ عُور[2] آں کہ بخشد جامۂ حق دہد اورا ز رحمت نامۂ
ہر کہ ثوبے[3] با تنِ عارے دہد در دو عالم ایزدش نورے دہد
گر برآری حاجت محتاج[4] را بر سر از اقبال یابی تاج را
ہر کرا باشد دولت[5] بخت یار خیر ورزد در نہان و آشکار
اے پسر ہرگز مخور[6] نان بخیل کم نشین در عمر بر خوان بخیل
نان ممسک[7] جملہ رنجست و عنا می شود نان سخی نور و صفا
تا نخوانندت[8] بخوانِ کس مرو درپے مردار چون کرگس مرو
چشم نیکی از خسیسِ[9] دوں مدار سقفِ ویراں را تو براستوں مدار
گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں[10] ہرچہ بینی نیک بین و بد مبیں

در بیانِ علاماتِ[11] احمق

سہ علامت داں کہ در احمق بود اوّلاً غافل ز یادِ حق بود

---

[1] جائعان: جائع کی جمع بھوکا، عدن: بہشت کا ایک طبقہ ہے۔ [2] عور: ننگا، نامہ: یعنی رحمت کا پروانہ۔
[3] ثوب: کپڑا، دو عالم: یعنی دنیا و آخرت۔ [4] محتاج: ضرورت مند، اقبال: عزت۔
[5] دولت: مال داری۔ خیر ورزد: نیکی کرے گا، نہان: پوشیدہ، آشکار: علی الاعلان۔
[6] مخور: نہ کھا، خوان: دستر خوان۔
[7] ممسک: بخیل، عنا: مشقت، نور و صفا: یعنی سخی آدمی کا کھانا نورِ باطن پیدا کرتا ہے۔
[8] نخوانندت: تجھے نہ بلائیں، مردار: یعنی وہ کھانا جس پر تجھے نہ بلایا گیا ہو، کرگس: گدھ۔
[9] خسیس: بخیل، دون: کمینہ، سقف: چھت، استوں، سطون۔
[10] از خود مبیں: بلکہ اللہ کی جانب سے سمجھو، بد مبیں: برا خیال نہ کر۔
[11] علامات: علامت کی جمع نشانی، احمق: بیوقوف، حق: اللہ۔

گفتنِ بسیار عادت باشدش — کاہلی[1] اندر عبادت باشدش

اے پسر چوں[2] احمق و جاہل مباش — یکدم از یادِ خدا غافل مباش

ہر کہ او از یاد حق غافل بود — از حماقت[3] در رہِ باطل بود

ہیچ از فرمانِ[4] حق گردن متاب — تا نمانی روزِ محشر در عذاب

باطلے[5] را اے پسر گردن منہ — نقد مرداں را بہر کودن منہ

در قضائے آسمانی دم مزن[6] — ہر کسے را بیش بین و کم مزن

دست خود را سوئے نامحرم[7] میار — جانب مال یتیماں ہم میار

تا توانی راز با ہمدم[8] مگوئے — گر تو باشی نیز با خود ہم مگوئے

تا شوی آزاد و مقبول[9] اے عزیز — بے طمع می باش گر داری تمیز

در بیانِ علاماتِ فاسق[10]

ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد — باشد اوّل در دلش حب فساد

خصلتش آزردنِ[11] خلق خداست — دور دارد خویش را از راہِ راست

---

[1] کاہلی: سستی۔ [2] چوں: جیسی۔

[3] حماقت: بیوقوفی، رہ: راستہ۔ [4] فرمان: حکم، متاب: نہ موڑ۔

[5] باطل، غیر خدا، گردن منہ: اطاعت نہ کر، نقد مردان: یعنی اطاعت اور فرماں برداری، کودن: احمق یعنی باطل۔

[6] دم مزن: چوں و چرا نہ کر، بیش بین: یعنی اپنے سے بہتر سمجھ، کم مزن: کمتر نہ خیال کر۔

[7] نامحرم: وہ جس سے پردہ کرنا ضروری ہو، میار: نہ بڑھا، یتیماں: یتیم کی جمع، ہم: بھی۔

[8] ہمدم: کی جگہ اگر تو خود بھی ہے تو اپنے آپ سے بھی راز نہ کھول۔

[9] مقبول: یعنی خدا کی بارگاہ میں، بے طمع: بے لالچ۔

[10] فاسق: بدکار، خصلت: عادت، نہاد: طبیعت، حب: محبّت،

[11] آزردن: ستانا، راہِ راست: سیدھا راستہ۔

در بیان علامات شقی[1]

ہست ظاہر سہ علامت در شقی
می خورد دائم حرام از احمقی
بے طہارت[2] باشد و بے گاہ خیز
ہم از اہل علم باشد در گریز
اے پسر مگریز از اہل علوم[3]
تا نہ سوزد مر ترا نار سموم
تا توانی ہیچ کس را بد[4] مگوے
پیش مردم ہم عیب کس ہرگز مجوے
با طہارت باش و پاکی پیشہ کن
وز[5] عذاب گور نیز اندیشہ کن

در بیان علاماتِ بخیل

سہ علامت ظاہر آمد در بخیل
با تو گویم یاد گیرش اے خلیل[6]
اوّلاً از سائلان[7] ترساں بود
وز بلائے جوع ہم لرزاں بود
چوں رسد[8] در رہ بخویش و آشنا
بگذرد زانجا و گوید مرحبا
نیست از مالش کسے را فائدہ
کم رسد با کس ز خوانش[9] مائدہ

[1] شقی: بدبخت، احمقی: حماقت۔
[2] طہارت: پاکی، بیگاہ خیز: بے وقت بیدار ہونے والا، گریز: بچاؤ۔
[3] علوم: علم کی جمع، سموم: لو۔
[4] بد: برا، پیش: یعنی کسی کی عیب جوئی نہ کر۔
[5] وز: واز، گور: قبر، اندیشہ کن: ڈر، [6] خلیل: دوست۔
[7] سائلان: سائل کی جمع سوال کرنے والا، جوع: بھوک۔
[8] چوں رسد: یعنی جب کوئی ملنے والا راستہ میں مل جاتا ہے تو راستہ کاٹ کر گذر جاتا ہے، گوید مرحبا: اپنے اس فعل پر تعریف کرتا ہے۔
[9] خوان: دسترخوان، مائدہ: کھانا۔

دربیان قساوت قلب[۱]

سخت دل را سہ علامت یافتم چوں بدیدم رو ازو بر تافتم
با ضعیفاں[۲] باشدش جور و ستم ہم قناعت نبودش با بیش و کم
موعظت[۳] ہر چند گوئی بیشتر در دل سختش نباشد کار گر
اہل دنیا را بمعنی[۴] مردہ داں تا نباشی ہمنشیں بامرد گاں

دربیان حاجت خواستن

حاجت خودرا مجوئے از زشت[۵] روئے آنکہ دارد روئے خوب از وئے بجوئے
مومنے[۶] را با تو چون افتادہ کار تا توانی حاجت او را برآر
حاجت خود را جز از سلطاں[۷] مخواہ چوں بخواہی یافت از درباں مخواہ
از وفاتِ[۸] دشمنان شادی مکن از کسے پیش کس آزادی مکن

دربیان قناعت

با قناعت ساز دائم[۹] اے پسر گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر

---

[۱] قساوت قلبی: سخت دلی،رو: میں نے اس سے منہ موڑ لیا۔
[۲] ضعیفاں: کمزورلوگ،قناعت: صبر،بیش: زیادہ۔
[۳] موعظت: نصیحت،کارگر: مفید۔ [۴] بمعنی: درحقیقت،تا: ہرگز،مردگاں: یعنی اہل دنیا۔
[۵] زشت رو: بدصورت۔ [۶] مومنے: یعنی ہرمومن کے کام۔
[۷] سلطان: چوں کہ وہ ضرورت پوری کرنے کا اہل ہے،از درباں مخواہ: چوں کہ اس میں اہلیت نہیں ہے۔
[۸] وفات: موت،شادی: خوشی،از کسے: کسی کی،آزاری: تکلیف رسانی۔
[۹] قناعت: صبر۔ دائم: ہمیشہ،تلخ: کڑوا۔

ہر سحر[1] برخیز و استغفار کن	فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
ہمنشیں خویش را غیبت[2] مکن	غیر شیطاں بر کسے لعنت مکن
چوں[3] شود ہر روز در عالم جدید	از گناہاں توبہ می باید گزید
ہر کہ را ترسے[4] نباشد از خدا	حق بترساند زِ ہر چیزی ورا
تا توانی[5] حاجت مسکیں برار	تا برآرد حاجتت را کردگار
ہست مالت جملہ در کف[6] عاریت	گر بماند از تو باشد زاریت
عاریت را باز[7] می باید سپرد	ہیچ کس دیدی کہ زر با خود بَبُرد
حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں[8]	نہ(۹) گزے کرپاس و سہ(۳) گز از زمیں
ہرچہ[9] دادی در رہ حق آن تست	انچہ ماند از تو بلائے جان تست
ہر کہ با اندک[10] ز حق راضی شود	حاجت او را خدا قاضی شود
ہست دنیا بر مثال قنطرۂ[11]	بگذر از وے گر تو داری روبرہ
ہر کہ سازد بر سر پل خانۂ	نیست عاقل او بود دیوانۂ

[1] سحر: صبح، کار: یعنی توبہ۔ [2] غیبت: پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔

[3] چوں: یعنی زمانہ کا ہر دن نیا آتا ہے، جدید: نیا، باید گزید: اختیار کرنا چاہیے۔

[4] ترس: خوف، ورا: اورا۔

[5] تا توانی: تجھ سے جب تک ہو سکے، مسکین: ضرورت مند، کردگار: اللہ۔

[6] کف: ہتھیلی، عاریت: مانگا ہوا، گر بماند: یعنی اگر تو مال جمع کر کے مر گیا اور خرچ نہ کر سکا تو یہ تیرے عجز کی بات ہے۔

[7] باز: واپس، با خود: یعنی قبر میں۔

[8] امین: امانت دار، کرپاس: سوتی کپڑا یعنی کفن، زمیں: یعنی قبر۔

[9] ہرچہ: یعنی جو خدا کے لیے خرچ کر دیا، آن: ملکیت، ماند: یعنی مرنے کے بعد۔

[10] اندک: تھوڑا، قاضی: پورا کرنے والا۔

[11] قنطرہ: پل، رو: یعنی قصد، رہ: راہ۔

از خدا نبود روا جستن غنا[۱]   ہست مومن را غنا رنج و عنا
فقر و درویشی شفائے[۲] مومن ست   زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
مال و اولادت بمعنیٰ[۳] دشمن اند   گرچہ نزدیک تو چشم روشن اند
انما اموالکم[۴] را یاد گیر   مال و ملک ایں جہاں برباد گیر
مرد رہ را بود دنیا[۵] سود نیست   ہرگزش اندیشۂ نابود نیست
ہر کہ از صدقش[۶] دل صافی بود   خرقۂ با لقمۂ کافی بود
ہر کہ در بند زیادت[۷] می شود   دور از اہل سعادت می شود
بندگان حق چوں جاں را باختند[۸]   اسپ ہمت تا ثریا تاختند
تا نبازی در رہ حق آنچہ ہست[۹]   آنچہ می باید کجا آید بدست

در بیان نتائج سخا[۱۰]

در سخا کوش اے برادر در سخا   تا بیابی از پس شدت رخا
باش پیوستہ جوانمرد[۱۱] اے اخی   زانکہ نبود دوزخی مرد سخی

[۱] روا: درست، غنا: مال داری، عنا: مشقت۔ [۲] شفا: یعنی دنیاوی امراض سے، وے: یعنی فقر۔
[۳] بمعنی: درحقیقت، چشم روشن: بینا آنکھ۔
[۴] انما اموالکم.....الخ: بیشک تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں، گیر: سمجھ۔
[۵] بود دنیا: دنیا کا ہونا، نابود: نہ ہونا۔
[۶] صدق: دوستی، سچائی، خرقہ: یعنی پہننے کے لیے معمولی کپڑا، لقمہ: یعنی تھوڑا سا کھانا۔
[۷] زیادت: زیادتی، اہل سعادت: نیک بخت [۸] باختند: یعنی جان کی بازی لگادی، ثریا: تاروں کا ایک گچھا ہے۔
[۹] ہرچہ ہست: یعنی جان اور مال، انچہ: یعنی جو حاصل کرنا چاہیے وہ حاصل نہیں ہوتا۔
[۱۰] سخا: سخاوت، در سخا کا تکرار تاکید کے لیے ہے، شدت: سختی، رخا: نرمی۔
[۱۱] جوانمرد: یعنی سخاوت میں، اخی: میرا بھائی۔

در رُخ مرد سخی نور و صفاست | زانکہ در جنّت قرین[۱] مصطفا ست
حق تعالیٰ بر در جنّت نوشت | اینکہ جائے اسخیا[۲] باشد بہشت
اسخیا را با جہنّم کار[۳] نیست | جائے ممسک جز درون نار نیست
کار اہل بخل را تلبیس[۴] داں | در جہنّم ہمدم ابلیس داں
ہیچ ممسک[۵] نگذرد سوئے بہشت | بلکہ با او کے رسد بوئے بہشت
آنکہ می خوانند مر او را سقر[۶] | اہل کبر و بخل را باشد مقر
اے پسر در مردمی[۷] مشہور باش | از بخیلی وز تکبّر دور باش
با سخا باش و تواضع پیشہ گیر[۸] | تا شود روئے دلت بدرِ منیر

در بیان کار ہائے شیطانی[۹]

چار خصلت فعل شیطانی بود | داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
عطسہ[۱۰] مردم چو بگذشت از یکے | باشد آں از فعل شیطاں بیشکے
خون بینی[۱۱] نیز از شیطاں بود | آنکہ ظاہر دشمن انساں بود
خامیازہ[۱۲] فعل شیطان ست وی | ای پسر ایمن مباش از مکر وی

۱ قرین: ساتھی، مصطفیٰ: آنحضور ﷺ۔ ۲ اسخیا: سخی کی جمع۔
۳ کار: یعنی تعلّق، ممسک: بخیل، نار: جہنّم۔ ۴ تلبیس: فریب، ہمدم: ساتھی، ابلیس: شیطان۔
۵ ہیچ ممسک: یعنی بخیل کا جنّت میں داخلہ تو کجا اس کو بہشت کی خوشبو بھی نہ پہنچے گی۔
۶ سقر: دوزخ، کبر: تکبّر، مقر: ٹھرنے کی جگہ۔ ۷ مردمی: یعنی سخاوت، باش: ہو۔
۸ پیشہ گیر: عادت ڈال، بدرِ منیر: روشن کرنیوالا چاند۔ ۹ کار ہائے شیطانی: برے کام، فعل: کام، رحمانی: خداوالا۔
۱۰ عطسہ: چھینک، بگذشت از یکے: یعنی چھینک ایک سے زیادہ آئے۔
۱۱ خون بینی: نکسیر، آنکہ: یہ پورا مصرع شیطان کی صفت ہے۔ ۱۲ خامیازہ: انگڑائی، وے: شیطان۔

در بیان علاماتِ منافق[1]

دور باش اے خواجہ از اہل نفاق — در جہنّم داں منافق را وثاق
سہ علامت در منافق ظاہرست — زاں سبب مقہور[2] قہر قاہرست
وعدہ[3] ہائے او ہمہ باشد خلاف — قول او نبود بغیر از کذب ولاف
موموناں را کم اعانت[4] می کند — ہم امانت را خیانت می کند
نیست در وعدہ منافق را وفا[5] — زاں نباشد در رخش نور و صفا
تا[6] نہ پنداری منافق را امیں — نیست باداشرّش از روئے زمیں
از منافق اے پسر پرہیز کن — تیغ[7] را از بہر قتلش تیز کن
با منافق ہر کہ ہمرہ می شود — منزل او در تگِ[8] چہ می شود

در بیان علامات متّقی[9]

سہ علامت باشد اندر متّقی — کے شود نسبت تقی را با شقی
پر حذر[10] باش اے تقی از یار بد — تا نیندازد ترا در کار بد

[1] منافق: جو بظاہر مسلمان اور بباطن کافر ہو، وثاق: بیڑی۔
[2] مقہور: جس پر قہر ہو، قہر: غصّہ، قاہر: اللہ تعالیٰ۔
[3] وعدہ: یعنی وعدہ خلافی، کذب: جھوٹ، لاف: ڈینگیں۔
[4] اعانت: مدد۔
[5] وفا: پورا کرنا، نور وصفا: یعنی ایمانی رونق۔
[6] تا: ہرگز، امین: امانت دار، نیست بادا: یعنی خدا کرے روئے زمین سے اس کا شر مٹ جائے۔
[7] تیغ: تلوار۔
[8] تگ: گہرائی، چہ: چاہ کا مخفف، کنواں۔
[9] متّقی: پرہیزگار، کے: کب، تقی: پرہیزگار، شقی: بدبخت۔
[10] پرحذر: پرخوف، یار بد: برا دوست، تا: کیوں کہ بروں کی صحبت بری عادتیں پیدا کردیتی ہے۔

کم رود[1] ذکر دروغش بر زباں　　از طریق کذب باشد بر کراں
از حلال[2] پاک کم گیرند کام　　تا نیفتند اہل تقوی در حرام

در بیان علامات اہل جنّت

ہر کرا[3] باشد سہ خصلت در سرشت　　باشد آنکس بیشک از اہل بہشت
شکر در نعما[4] و صبر اندر بلا　　می دہد آینۂ دل را جلا
ہر کہ مستغفر[5] بود اندر گناہ　　حق ز نار دوزخش دارد نگاہ
ہر کہ ترسد از آلہ خویشتن[6]　　خواہد او عذر گناہ خویشتن
معصیت[7] را ہر کہ پے در پے کند　　ایزدش از اہل جنّت کے کند
اے پسر دائم[8] باستغفار باش　　وز بدان و مفسدان بیزار باش
گر کنی خیرے[9] بدست خویش کن　　خیر خود را وقف ہر درویش کن
یک درم[10] کانراز دست خود دہند　　بہ بود زاں کز پس او صد دہند
گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر[11]　　بہتر از بعد تو صد مثقال زر
ہر چہ بخشیدی مکن با او رجوع[12]　　گر ز پا افتادۂ از دست جوع

[1] کم رود: یعنی جھوٹی بات اس کی زبان پر نہیں آتی، طریق: راستہ، کراں: کنارہ یعنی متّقی جھوٹ کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔
[2] از حلال: مصرع ثانی پہلے پڑھا جائے۔　　[3] کرا: کہ اورا۔ سرشت: طبیعت۔
[4] نعما: نعمت کی جمع، بلا: مصیبت، جلا: نور۔　　[5] مستغفر: توبہ کرنے والا، نار: آگ، دارد نگاہ: محفوظ رکھے۔
[6] آلہ خویشن: اپنا خدا۔　　[7] معصیت: گناہ، ایزد: اللہ، کے: کب۔
[8] دائم: ہمیشہ، استغفار: توبہ کرنا، بیزار: بے تعلّق۔ [9] خیر: یعنی خیرات۔
[10] درم: درہم، دست خود: یعنی اپنی زندگی میں، پس او: یعنی مرنے کے بعد۔
[11] خرمائے تر: کھجور، مثقال: ساڑھے چار ماشہ　　[12] رجوع: واپسی، جوع: بھوک۔

ایں[۱] بداں ماند کہ شخصے قے کند   باز میل خوردن آں می کند
با پسر گر چیز کے[۲] بخشد پدر   می رسد گر باز گیرد زاں پسر
اے پسر شادی زمال و زر مجوی   انچہ[۳] کس را دادۂ دیگر مجوی

دربیان آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

شادی[۴] دنیا سراسر غم بود   سودِ او را در عقب ماتم بود
نہی[۵] لا تفرح ز دنیا گوش دار   جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
شادمانی[۶] را ندارد دوست حق   ایں سخن دارم ز استاداں سبق
اے پسر با محنت وغم خوئے کن[۷]   روئے دل را جانب دلجوئے کن
گر فرح[۸] داری ز فضل حق رواست   لیک از دنیا فرح جستن خطاست
حزن[۹] و اندو ہست قوتِ بندگاں   غم شود یارِ فرح جویندگاں
از چہ[۱۰] موجودی بیندیش اے پسر   ہر کسے دارد غم خویش اے پسر

---

[۱] ایں: یعنی دے کر واپس لینا، آن: قے۔
[۲] چیزک: تھوڑی سی چیز، می رسد: یعنی باپ کے لیے بیٹے سے ہدیہ واپس لے لینا درست ہے۔
[۳] آنچہ: یعنی دے کر واپس نہ لے۔
[۴] شادی: خوشی، سراسر: بالکل، سود: نفع، عقب: پچھاوا، ماتم: رنج۔
[۵] نہی: ممانعت، لاتفرح ز دنیا: دنیا سے خوش نہ ہو۔
[۶] شادمانی: خوشی یعنی دولت دنیا پر، ایں سخن: یعنی اس بات کا مجھے استادوں سے سبق ملا ہے۔
[۷] خوی کن: عادت ڈال، دلجوئی: اللہ۔
[۸] فرح: خوشی، روا: درست، خطا: غلط۔
[۹] حزن: رنج، قوت: روزی، غم شود یار: یعنی غم حاصل ہوتا ہے۔
[۱۰] از چہ: یعنی کس وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کا فکر؟

کرد ایزد مر ترا از نیست[1] ہست — از برائے آنکہ باشی حق پرست
تا تو باشی[2] بندۂ معبود باش — با حیاؤ با سخا و جود باش

در بیان نصائح[3] ونتائج دینی و دنیوی

خواب کم کن اوّلِ روز اے پسر — نفس را بد میاموز اے پسر
آخر روزت[4] نکو نبود منام — پیشتر از شام خواب آمد حرام
اہل حکمت[5] را نمی آید صواب — در میان آفتاب و سایہ خواب
اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر — باشدت رفتن سفر[6] تنہا خطر
دست را[7] بر رخ زدن شومست شوم — استماع علم کن از اہل علوم
شب[8] در آئینہ نظر کردن خطاست — روز اگر بینی تو روئے خود رواست
خانہ گر تنہا و تاریکت[9] بود — مونسے باید کہ نزدیکت بود
دست را[10] کم زن تو در زیر زنخ — نزد اہل عقل سرد آمد چو یخ

---

[1] نیست: عدم، ہست: موجود، حق پرست: یعنی عبادت گذار۔
[2] تا تو باشی: جس قدر بھی ہو سکے، معبود: اللہ، جود: بخشش۔
[3] نصائح: نصیحت کی جمع، نتائج: نتیجہ کی جمع، اول روز: دن کا شروع، بدخو: بد عادت، میاموز: نہ سکھا۔
[4] آخر روز: یعنی دن کے چھپتے وقت، منام: نیند۔
[5] حکمت: دانائی، صواب: درست، درمیان: یعنی بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں، اور کچھ حصہ سائے میں۔
[6] سفر: یعنی سفر میں، خطر: خطرہ۔
[7] دست را: یعنی کسی کے منہ پر طمانچہ مارنا، شوم: نحوست۔ استماع: سننا۔
[8] شب: یعنی رات کو آئینہ میں منہ دیکھنا، روز: دن، روئے خود: یعنی آئینہ میں صرف چہرا دیکھنا چاہیے پورا بدن نہیں۔
[9] تاریک: یعنی اندھیرے اور اکیلے گھر میں نہ رہنا چاہیے، مونس: دوست۔
[10] دست را: یعنی تھوڑی ہاتھ پر ٹیک کر نہ بیٹھ، زنخ: تھوڑی، سرد آمد: یعنی مناسب نہیں، یخ: برف۔

چار پایاں[1] راچو بنی در قطار — در میان شاں نیائی زینہار
تا فزاید قدر وجاہت[2] را خدا — روز و شب می باش دائم در دعا
تا شود[3] عمرت زیادہ در جہاں — رو نکوئی کن نکوئی در نہاں
تا نہ کاہد[4] روزیت در روزگار — معصیت کم کن بعالم زینہار
ہر کہ رُو[5] درفسق و درعصیان کند — ایزد اندر رزق او نقصان کند
کم شود روزی ز گفتار دروغ[6] — در سخن کذاب را نبود فروغ
فاقہ آرد خواب[7] بسیار اے پسر — خواب کم کن باش بیدار اے پسر
ہر کہ در شب خواب عریاں[8] می کند — در نصیب خویش نقصان می کند
بول[9] عریاں ہم فقیری آورد — اندہ بسیار و پیری آورد
در جنابت[10] بد بود خوردن طعام — ناپسندست ایں بہ نزد خاص و عام
ریزۂ[11] ناں را میفگن زیر پائے — گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
شب[12] مزن جاروب ہرگز خانہ در — خاک روبہ ہم منہ در زیر در
گر بخوانی اب[13] و مامت را بنام — نعمت حق بر تو می گردد حرام
گر بہر چوبے کنی دنداں خلال — بینوا گردی و افتی در وبال

---

[1] چار پایاں: یعنی چوپایوں کی قطار میں نہ گھسو۔
[2] جاہ: مرتبہ، دائم: ہمیشہ۔
[3] تا شود: یعنی خفیہ طور پر نیکی کرنا عمر بڑھاتا ہے۔
[4] تا نہ کاہد: یعنی گناہ روزی گھٹاتا ہے۔
[5] رو: رخ، عصیان: نافرمانی، ایزد: اللہ۔
[6] گفتارِ دروغ: جھوٹ، کذب: جھوٹا۔
[7] خواب: نیند۔
[8] عریاں: ننگا، نصیب: حصہ۔
[9] بول: پیشاب، اندہ: غم، پیری: بڑھاپا۔
[10] جنابت: بے غسلا پن، طعام: کھانا۔
[11] ریزہ: ٹکڑا، میفگن: مت ڈال۔
[12] شب: یعنی رات کو جھاڑو نہ دے، جاروب: جھاڑو۔
[13] اب: باپ، مام: ماں۔

دست[1] را ہرگز بخاک و گل مشوے — از برائے دست شستن آبجوئے
اے پسر بر آستان[2] در مشیں — کم شود روزی ز کردار چنیں
تکیہ کم کن نیز بر پہلوئے[3] در — باش دائم از چنیں خصلت بدر
در خلا جا[4] گر طہارت می کنی — وقت خود را دان کہ غارت می کنی
جامہ را[5] بر تن نشاید دوختن — باید از مرداں ادب آموختن
گر بدامن[6] پاک سازی روئے خویش — روزیت کم گردد اے درویش بیش
دیر[7] رو بازار و بیروں آئی زود — زانکہ رفتن را نیابی ہیچ سود
نیک نبود[8] گر کشی از دم چراغ — رہ مدہ دود چراغ اندر دماغ
کم زن[9] اندر ریش شانہ مشترک — زانکہ آں خاص تو باشد خوشترک
از گدایاں[10] پارہائے ناں مخر — زانکہ می آرد فقیری اے پسر
دور کن از خانہ تار عنکبوت[11] — باشد اندر ماندنش نقصان قوت

[1] دست: یعنی پانی کے بجائے خاک اور مٹی سے ہاتھ صاف نہ کرنے چاہئیں، آب جو: پانی تلاش کر۔
[2] آستان: دہلیز، مشیں: منشیں، کردار: کام۔
[3] پہلوئے در: دروازہ کا بازو، بدر: باہر۔
[4] خلاجا: پاخانہ کا دریچہ، غارت: چوں کہ پاکی کے بجائے ناپاکی حاصل ہوگی۔
[5] جامہ را: یعنی کپڑے کو پہنے پہنے نہ سیو۔
[6] دامن: پلّو، پاک: صاف، روزیت: یعنی رزق میں بہت کمی آجائے گی۔
[7] دیر: یعنی بازار کم جا اور جلد واپس آجا، رفتن: یعنی بازار جانا، سود: فائدہ۔
[8] نیک نبود: اچھا نہ ہو، دم: پھونک، رہ: یعنی پھونک مار کر چراغ بجھانے سے دماغ میں دھواں گھسے گا۔
[9] کم زن: یعنی دوسروں کا کنگھا نہ کرو، شانہ: کنگھا، خاص تو: یعنی تیرا مخصوص کنگھا۔
[10] گدایان: گدا کی جمع بھکاری، مخر: نہ خرید۔
[11] تارِعنکبوت: مکڑی کا جالا، قوت: روزی۔

خرج[1] را بیروں ز اندازہ مکن — خشک ریش خویش را تازہ مکن
دسترس[2] گر باشدت تنگی مکن — چونکہ رہواری برہ لنگی مکن

در بیان فوائد[3] صبر

تا شوی در روزگار از صابراں — غم مکن از دیدن سختی گراں
گر[4] ترش سازی تو رُو اندر بلا — خویش را از صابراں مشمر ہلا
در بلا وقتے کہ صابر نیستی — نزد اہل صدق[5] شاکر نیستی
بے شکایت[6] صبر تو باشد جمیل — با کسے کم کن شکایت اے خلیل
گر نباشد[7] فخر از درویشیت — کے باہل فقر باشد خویشیت
گر ہمہ جنبش[8] بفرمان باشدت — حرمتت از حد فراواں باشدت
بندہ[9] از خدمت بعقبےٰ می رسد — لیکن از حرمت بمولی می رسد
حرمتت[10] در خدمت آرام دلست — ہر کہ خدمت کرد مرد مقبل ست

---

[1] خرج: یعنی اندازہ سے زیادہ خرچ نہ کرو ورنہ ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ خشک زخم کو ہرا کر لینے میں ہوتی ہے، ریش: زخم۔
[2] دسترس: قدرت، تنگی: یعنی خرچ میں، رہوار: تیز رو گھوڑا، لنگی: لنگڑاپن۔
[3] فوائد: فائدہ کی جمع، روزگار: زمانہ، سختی گراں: بھاری۔
[4] گر: اگر تو مصیبت میں منہ بنائے گا، صابراں: صابر کی جمع صبر کرنے والا۔ ہلا: ہرگز۔
[5] اہل صدق: یعنی جو خدا سے دوستی میں سچے ہیں، شاکر: شکر کرنے والا۔
[6] بے شکایت: یعنی خدا کے شکوے کے بدون، جمیل: اچھا، خلیل: خدا۔
[7] گر نباشد: یعنی اگر فقیر کو اپنے فقر پر فخر نہ ہو، اہل فقر: فقرا، خویشیت: اپنایت۔
[8] جنبش: یعنی عمل، فرمان: یعنی خدائی حکم، حرمت: یعنی اللہ کے نزدیک حد سے زیادہ عزت ہوگی۔
[9] بندہ: یعنی اللہ کا غلام، حرمت: یعنی اللہ کے احکام کے مطابق حرکات وسکنات کرنا۔
[10] حرمت: یعنی خدمت میں حرمت کا لحاظ رکھنا سکون قلبی کا سبب ہے۔

گر نگردی[1] اے پسر گرد خلاف　　آنگہے زیبد ترا در صبر لاف
گر ہمی[2] داری فرح را انتظار　　در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

در بیان تجرید[3] وتفرید

گر صفا[4] می بایدت تجرید شو　　ور خبر داری ز اہل دید شو
ترک دعویٰ[5] ہست تجرید اے پسر　　فہم کن معنی تفرید اے پسر
اصل تجریدت وداع[6] شہوت است　　بلکہ کلی انقطاع شہوت است
گر دہی یکبار شہوت را طلاق[7]　　آں زماں گردی تو در تفرید طاق
گر تو برداری[8] ز غیرش اعتمید　　آنگہ از تجرید گردی با امید
اعتمادت چوں ہمہ بر حق بود　　آں دمت[9] تفریدِ جاں مطلق بود
ترک[10] دنیا کن برائے آخرت　　وز بدن برکش لباسِ فاخرت

---

[1] گرنگردی: اگراختلاف کا راستہ انسان ترک کردے تو صابر کہلا سکتا ہے۔
[2] گرہمی داری: یعنی اگر تو کشادگی کا منتظر رہنا چاہتا ہے تو مصیبت میں صبر سے کام لے۔
[3] تجرید: یعنی خدا کے سوا سے اپنے کو خالی کرنا، تفرید: اپنے آپ کو دنیاوی آلائشوں سے تنہا کرلینا ان دونوں کی اصطلاحی تعریفیں آئندہ اشعار میں مذکور ہیں۔
[4] صفا: یعنی باطنی صفائی، اہل دید: وہ لوگ جن کو حق کا مشاہدہ حاصل ہے۔
[5] ترک دعوی: یعنی آپ کو ہیچ سمجھنا، فہم کن: سمجھ۔
[6] وداع: چھوڑنا، کلی: بالکل، انقطاع: جدائی، شہوات: خواہش۔
[7] طلاق دادن: جدا کردینا، طاق: بے مثال۔
[8] برداری: تو اٹھالے، غیرش: یعنی غیر اللہ، اعتمید: اعتماد با امید یعنی پھر وہ تجرید کام کی ہوگی۔
[9] دم: وقت، مطلق: بالکل۔
[10] ترک: چھوڑنا، برکش: اتاردے، لباس فاخرت: فخر کا لباس۔

گر بیابی از سعادت[۱] ایں مقام	صاحب تجرید باشی والسلام
گر ز دنیا[۲] دست شوئی بہر حق	وانگہ از تفرید گویندت سبق
رو مجرد[۳] باش دائم مرد باش	تا بہر فرقے نشینی گرد باش
گرد کبر[۴] و عجب و خودرائی مگرد	قدر خود بشناس و ہرجائی مگرد
ہر کہ گرد کورۂ[۵] انکشت گشت	جامہ از دودش سیاہ و زشت گشت
وانکہ باعطار[۶] میگردد قریب	او ہمی یابد ز بوی خوش نصیب
ہمنشیں صالحاں[۷] باش اے پسر	دور باش از رند و قلاش اے پسر
جانب ظالم مکن میل[۸] اے عزیز	ورکنی گردی ازاں خیل اے عزیز
رو ز اہل ظلم بگریز اے فقیر	تا نسوزی ز آتش تیز[۹] اے فقیر
صحبت ظالم بسان[۱۰] آتش است	زانکہ خلق آزار تند و سرکش است
از حضور[۱۱] صالحاں صالح شوی	ور نشینی با بدان طالح شوی

[۱] سعادت: نیک بختی، مقام: مرتبہ۔
[۲] گرز دنیا: یعنی اگر دنیا سے اللہ کے لیے دست بردار ہوجائے گا، وانگہ: یعنی پھر تجھے تفرید کا سبق حاصل ہوگا۔
[۳] مجرد: یعنی وہ شخص جس کو تجرید حاصل ہوجائے، گرد باش: یعنی بے حقیقت۔
[۴] کبر: تکبّر، عجب: غرور، خوداری: بے کہنا، ہرجائی: یعنی جوخدا کے درکو چھوڑ کر مارامارا پھرے۔
[۵] کورہ: بھٹی، کوڑی، انکشت: کوئلہ، دودش: دھواں، زشت: برا۔
[۶] عطار: عطرفروش، نصیب: حصّہ۔
[۷] صالحان: صالح کی جمع نیک، رند: منکر شریعت، قلاش: بے خیر۔
[۸] میل: میل ملاپ، خیل: جماعت۔
[۹] آتش تیز: یعنی جوظالموں کے لیے دہکائی گئی ہے۔
[۱۰] سان: مانند، خلق آزار: مخلوق کوستانے والا، تند: بدمزاج
[۱۱] حضور: موجودگی، طالح: بدکار۔

ہر کہ او با صالحاں ہمدم[۱] شود | در حریم خاص حق محرم شود
اے پسر مگذار[۲] راہ شرع را | اصل یابی گر بگیری فرع را
از شریعت گر نہی[۳] بیروں قدم | در ضلالت اُفتی و رنج و الم
ہر کہ در راہ ضلالت می رود | از جہالت با بطالت[۴] می رود
حق طلب وز[۵] کار باطل دورباش | در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ نگزیند صراط مستقیم[۶] | در عذاب آخرت ماند مقیم
در رہ شیطان منہ[۷] گام اے اخی | تا نگردی خوار و بدنام اے اخی
ہر کہ در راہ حقیقت سالک[۸] است | روز و شب خائف ز قہر مالک است
بر خلاف نفس[۹] کن کار اے پسر | تا نیفتی زار در نار سقر

در بیان کرامت[۱۰] الٰہی

چار چیز است از کرامتہائے حق | مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق
اوّل آں باشد کہ باشد راست گوے[۱۱] | با سخاوت باشد وہم تازہ روے

---

[۱] ہمدم: ساتھی، حریم: دربار، محرم: درباری۔ [۲] مگذار: نہ چھوڑ، اصل: یعنی حقیقت، فرع: یعنی شریعت۔
[۳] نہی: تو رکھے، ضلالت: گمراہی، الم: تکلیف۔ [۴] بطالت: گمراہی۔
[۵] وز: واز، کار: کام، مردمی: انسانیت۔ [۶] صراط مستقیم: سیدھا راستہ، مقیم: رہنے والا۔
[۷] منہ: مت رکھ، گام: قدم، اے اخی: اے میرے بھائی، خوار: ذلیل۔
[۸] سالک: چلنے والا، خائف: ڈرنے والا، مالک: یعنی اللہ۔
[۹] نفس: یعنی امارہ، زار: ذلیل، نار: آگ، سقر: دوزخ۔
[۱۰] کرامات: بخششیں مقبل: نیک بخت، گیرد سبق: یعنی یاد کرلے۔
[۱۱] راست گو: سچا، سخاوت: بخشش، تازہ روی: خوش خلق۔

بعد ازاں حفظ امانت[۱] باشدش | ہم نظر پاک از خیانت باشدش
ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار[۲] | باشد آں کس مومن و پرہیزگار

در بیان آنکہ دوستی رانشاید

دوست بد[۳] باشد زیاں کار اے پسر | تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
ہر کہ می گوید بدیہائے[۴] تو فاش | دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار[۵] | از چناں کس خویشتن را دور دار
منعمے[۶] گر می کند ترک زکوٰۃ | دور از وے باش تا داری حیوٰۃ
دورشو زاں کس کہ خواہد از تو سود[۷] | گر سر خود بر قدمہائے تو سود
اے پسر از سود خواراں[۸] کن حذر | خصم ایشاں شد خدائے داد گر
آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا[۹] | زینہار او را نگوئی مرحبا

در بیان غم خواری[۱۰] مردم

بر سر بالین بیماراں گذر | زانکہ ہست ایں سنت خیرالبشر

---

[۱] حفظ امانت: امانت کی نگہداشت، خیانت: امانت کے خلاف کرنا۔
[۲] ایں چہار: یعنی وہ چار باتیں جو اوپر مذکور ہیں۔ [۳] بد: برا، زیاں کار: برباد کرنے والا، طمع: امید۔
[۴] بدی: برائی، فاش: کھلّم کھلا، ہمدم: ساتھی۔ [۵] بادہ خوار: شرابی۔
[۶] منعم: مال دار، ترک: چھوڑنا، تاداری حیات: یعنی تمام عمر کے لیے۔
[۷] سود: بیاج، سود: وہ گھسے۔ [۸] سودخوار: سود لینے والا، حذر: بچاؤ، خصم: دشمن، دادگر: منصف۔
[۹] ربا: سود، مرحبا: شاباش۔
[۱۰] غم خواری: ہمدردی، بالین: سرہانا، سنت: طریقہ، خیرالبشر: تمام انسانوں میں بہتر یعنی آنحضور ﷺ۔

تا توانی تشنہ[۱] را سیراب کن ... در مجالس خدمت اصحاب کن
خاطر[۲] ایتام را دریاب نیز ... تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
چوں شود گریاں[۳] یتیمے ناگہاں ... عرش حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند[۴] ... مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکہ خنداند یتیم خستہ[۵] را ... باز یابد جنّت در بستہ را
ہر کہ اسرارت[۶] کند فاش اے پسر ... از چناں کس دور می باش اے پسر
در جوانی دار پیراں[۷] را عزیز ... تا عزیز دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر بہ بخشائی[۸] رواست ... کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
بر سر سیری[۹] مخور ہرگز طعام ... تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
علت[۱۰] مردم ز پُر خواری بود ... خوردن پُر تخم بیماری بود
راحتے نبود حسود[۱۱] شوم را ... کاذب بدبخت را نبود وفا

---

[۱] تشنہ: پیاسا، مجالس: مجلس کی جمع محفل، بزم، اصحاب: صاحب کی جمع ساتھی۔
[۲] خاطر: مزاج، ایتام: یتیم کی جمع، عزیز: پیارا۔
[۳] گریاں: رونے والا، ناگہاں: اچانک، جنبش: حرکت۔
[۴] گریاں کند: رُلائے، مالک: جہنّم کے داروغہ کا نام ہے، بریاں: بھنا ہوا۔
[۵] خستہ: یعنی دل ٹوٹا، باز یابد: کھولے، در بستہ: بند دروازہ۔
[۶] اسرار: سر کی جمع راز، فاش: ظاہر۔
[۷] پیران: پیر کی جمع بوڑھا، عزیز: باعزت۔
[۸] بہ بخشائی: تو بخشے، روا: درست، سیرتہا: سیرت کی جمع عادت، اولیا: ولی کی جمع۔
[۹] سیری: پیٹ بھراپن، قلب: زیادہ کھانے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔
[۱۰] علت: بیماری، پرخواری: زیادہ کھانا، تخم: بیج۔
[۱۱] حسود: حسد کرنے والا، شوم: بدبخت، کاذب: جھوٹا۔

ہر منافق[۱] را تو دشمن دار باش ❊ از وے و از فعل وے بیزار باش
توبۂ بدخو[۲] کجا محکم شود ❊ مر بخیلاں را مروّت کم شود
تا شود دین تو صافی[۳] چوں زُلال ❊ باش دائم طالب قوت حلال
آنکہ باشد در پے[۴] قوت حرام ❊ در تن او دل ہمی میرد مدام

در بیان صلہ رحم

رو پرسیدن بر خویشان[۵] خویش ❊ تا کہ گردد مدت عمر تو بیش
ہر کہ گرداند[۶] ز خویشاوند رو ❊ بے گماں نقصان پذیرد عمر او
ہر کہ او ترک اقارب[۷] می کند ❊ جسم خود قوت عقارب می کند
گرچہ خویشان تو باشند از بداں[۸] ❊ بدتر از قطع رحم چیزے مداں
ہر کہ او از خویش خود بیگانہ[۹] شد ❊ نامش از روئے بدی افسانہ شد

در بیان فتوت[۱۰]

چیست مردی اے پسر نیکو بداں ❊ اوّلاً ترسیدن از حق در نہاں

---

[۱] منافق: دوغلا، دشمن دار: مخالف، فعل: کام، بیزار: ناراض۔
[۲] بدخو: بدعادت، محکم: مضبوط، مروّت: انسانیت
[۳] صافی: صاف، زلال: نیر پانی، دائم: ہمیشہ، قوت: روزی۔ [۴] پے: پیچھے، تمام: بالکل۔
[۵] خویشان: رشتہ دار، بیش: زیادہ صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔ [۶] روگردانیدن: منہ موڑنا، نقصان: گھٹاؤ۔
[۷] اقارب: اقرب کی جمع رشتہ دار، عقارب: عقرب کی جمع بچھو۔
[۸] بداں: بدلوگ، قطع رحم: رشتہ داروں سے قطع تعلّق کرنا، مداں: نہ جان۔
[۹] بیگانہ: بے تعلّق۔
[۱۰] فتوت: جوان مردی، نیکو بداں: خوب جان لے، درنہاں: یعنی تنہائی میں بھی خدا سے ڈرے۔

عذر خواہد مرد پیش[۱] از معصیت — باشدش طاعات بیش از معصیت
آنکہ کار[۲] نیک مرداں می کند — با ضعیفان لطف و احساں می کند
ہر کہ او باشد ز مردان خدا[۳] — باشد اندر تنگ دستی با سخا
اے پسر در صحبت مرداں درآئے[۴] — تا نظرہا یابی از فضل خدائے
ہر کہ از مردان حق دارد نشاں[۵] — نگذراند عیب دشمن بر زباں
خود نخواہد مرد خصماں[۶] را ہلاک — از غم ایشاں شود اندوہ ناک
می نجوید مرد[۷] انصاف از کسے — گر رسد ظلم و جفاہا او بسے
ہر کہ پا اندر رہ مرداں نہاد — کے رود ہرگز بدنبال[۸] مراد
اے پسر ترک[۹] مراد خویش گیر — وانگہے راہ سلامت پیش گیر

در بیان فقر

فقر[۱۰] میدانی چہ باشد اے پسر — با تو گویم گر نداری زاں خبر
گرچہ باشد بینوا[۱۱] در زیر دلق — خویش را منعم نماید پیش خلق
گرسنہ[۱۲] باشد ز سیری دم زند — دوستی با دشمنان خود کند

---

۱ پیش: پہلے، معصیت: گناہ، طاعات: عبادتیں، بیش: زیادہ۔ ۲ کار: کام، لطف: مہربانی۔
۳ مردان خدا: خدا کے نیک بندے، سخا: سخاوت۔
۴ درآ: آ، تا: یعنی تا کہ تیرے اوپر فضل خداوندی کی نظریں پڑیں۔ ۵ نشان: علامت، نگذراند: نہ گذارے۔
۶ خصمان: مخالفین، ازغم: یعنی مردِ خدا کو دشمنوں کی تکلیف سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔
۷ مرد: یعنی اللہ کا نیک بندہ، بسے: بہت۔ ۸ دنبال: پچھاڑ یعنی مردانِ خدا اپنی خواہشوں کے پیچھے نہیں لگتے۔
۹ ترک: چھوڑنا، پیش گیر، مدنظر رکھ۔ ۱۰ فقر: یعنی میں تجھے فقر کی حقیقت بتاتا ہوں۔
۱۱ بینوا: بے ساز وسامان، دلق: گدڑی، منعم: مال دار، خلق: مخلوق۔ ۱۲ گرسنہ: بھوکا، سیری: پیٹ بھراپن۔

گرچہ[1] باشد لاغر و خوار و ضعیف وقت طاعت کم نباشد از حریف
خونِ دل[2] پر دارد و دست تہی می نماید در نزاری فربہی
اے پسر خود را بدرویشاں سپار[3] تا نگہدارد ترا پروردگار
با فقیراں ہر کہ ہمدم[4] می شود در سرائے خلد محرم می شود

در بیانِ انتباہ[5] از غفلت

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس زانکہ نبود جز خدا فریادرس
از خدائے خویشتن غافل مباش[6] غافلانہ در رہ باطل مباش
جائے گریہ است ایں جہاں در وے مخند[7] چشم عبرت برکشاؤ لب بہ بند
ہمچو مور[8] از حرص ہر سوئے مرو پند ناصح را بگوش جاں شنو
اے پسر کودک[9] نۂ بازی مکن کار با شیطان بانبازی مکن
نفس بد را در گنہ یاری[10] مدہ عمر برباد از تبہ کاری مدہ

---

[1] گرچہ: یعنی بدن کی کمزوری عبادات میں رونما نہیں ہوتی۔
[2] خونِ دل: یعنی قلب میں کوئی کمزوری نہیں ہوتی، تہی: خالی، نزاری: لاغری، فربہی: موٹاپا۔
[3] سپار: سپرد کر، پروردگار: پالنے والا یعنی اللہ۔
[4] ہمدم: ساتھی، سرائے خلد: ہمیشگی کا مکان یعنی جنّت، محرم: آشنا۔
[5] انتباہ: بیدار ہونا، یاری: مدد، جز: سوائے، فریادرس: فریاد کو پہنچنے والا۔
[6] مباش: نہ رہ، رہ: راستہ۔
[7] مخند: نہ ہنس، عبرت: دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا، لب بہ بند: خاموش رہ۔
[8] مور: چیونٹی، حرص: لالچ، پند: نصیحت، گوش: کان۔
[9] کودک: بچہ، نۂ: تو نہیں ہے، بازی: کھیل کود، انبازی: شرکت۔
[10] یاری: مدد، مدہ: نہ دے۔

ہر کجا[۱] تہمت بود آنجا مرو راہ حق را ہمچو نابینا مرو

دشمنے[۲] داری از او ایمن مباش زیر سقف بے ستون ساکن مباش

در رہ فسق و ہوا[۳] مرکب متاز خویشتن را سخرۂ شیطان مساز

چوں سفر در پیش داری زاد[۴] گیر عمر خود را سر بسر برباد گیر

اے پسر اندیشہ از اغلال[۵] کن نفس بدرا از لکد پامال کن

تا نسوزی[۶] سازگاری پیشہ کن از عذاب و قہر حق اندیشہ کن

جملہ[۷] را چوں ہست بر دوزخ گذر جائے شادی نیست با چندیں خطر

آتشے در پیش داری اے فقیر ہیچ خوفت نیست از نار[۸] سعیر

عقبہ[۹] در راہست و بارت بس گراں نگذرد بارت بسعے دیگراں

داری اندر[۱۰] پیش روز رستخیز از خدایت نیست امکان گریز

اے پسر راہ[۱۱] شریعت پیش گیر زودتر ترک ہوائے خویش گیر

اے برادر باش در فرمان حق تا بیابی جنّت و رضوان[۱۲] حق

---

۱ ہر کجا: یعنی تہمت کی جگہ نہ جا، نابینا: اندھا۔

۲ دشمن: یعنی شیطان، سقف بے ستون: بدوں ستون کی چھت یعنی آسمان۔

۳ ہوا: خواہش نفسانی، مرکب: سواری، سخرہ: مسخر۔ ۴ زاد: توشہ، گیر: سمجھ۔

۵ اغلال: غل کی جمع طوق جو جہنمیوں کے گلے میں ڈالا جائے گا، لکد: دولتی۔

۶ نسوزی: یعنی جہنّم کی آگ میں، سازگاری: موافقت، اندیشہ کن: ڈر۔

۷ جملہ: یعنی تمام انسان خواہ مومن خواہ کافر۔ گذر: چوں کہ پل صراط دوزخ پر ہوگی، خطر: خطرہ۔

۸ نار: آگ، سعیر: دوزخ۔ ۹ عقبہ: گھاٹی، بار: بوجھ، سعی: کوشش۔

۱۰ اندر: زیادہ ہے، رستخیز: داروگیر، گریز: بچاؤ۔

۱۱ راہ: راستہ، پیش گیر: اختیار کر، زود: جلد، ترک: چھوڑنا، ہوا: خواہش نفسانی۔

۱۲ رضوان: جنّت کے داروغہ کا نام ہے۔

گردن از حکم خدایت بر متاب[1] / تا نمانی روز محشر در عذاب
تا بیابی در بہشت عدن[2] جائے / شفقتے بنمائے با خلق خدائے
تا دہندت جائے در دارالسلام[3] / با فقیراں روز و شب می دہ طعام
شاد اگر داری درون[4] خستہ را / باز یابی جنّت در بستہ را
ہر کہ[5] آرد ایں نصیحت را بجائے / در دو عالم رحمتش بخشد خدائے
یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ[6] / عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ
عاجزیم و جرمہا[7] کردہ بسے / نیست ما را غیر تو دیگر کسے
گر بخوانی[8] ور برانی بندہ ایم / ہرچہ حکم تست زاں خرسندہ ایم
رحمت حق باد بر جان کسے / کیں نصائح[9] را بخواند او بسے

خاتمہ

رحمتے ماند[10] بسے از ذوالجلال / بر روانِ پاک آں صاحب کمال
کیں ہمہ درہا بنظم آوردہ است / غوطہا در[11] بحر معنی خوردہ است
یادگارے[12] در جہاں بگذاشتہ / ہیچ پندے را فرونگذاشتہ

---

[1] متاب: نہ موڑ۔ [2] عدن: جنّت کے آٹھ طبقوں میں سے ایک طبقہ کا نام ہے، شفقت: پیار
[3] دارالسلام: سلامتی کا گھر یعنی جنّت، طعام: کھانا۔ [4] درون: باطن، خستہ: ٹوٹا ہوا، باز: کھلا ہوا،
[5] ہر کہ: یعنی جو اس نصیحت پر عمل کرے گا۔ [6] ماہمہ: ہم سب، عفوکن: معاف کر۔
[7] جرمہا: جرم کی جمع خطا، بسے: بہت، کسے: کوئی۔
[8] بخوانی: یعنی خواہ تو مجھے دھتکارے یا بلائے میں تو تیرا ہی بندہ ہوں، خرسندہ: خوش۔
[9] نصائح: نصیحت کی جمع، بسے: بہت۔ [10] ماند: رہے، رواں: روح، آں: یعنی شیخ فریدالدین۔
[11] در: موتی، بحر: سمندر۔ [12] یادگارے: یعنی پندنامہ۔

اہل[1] دیں را ایں قدر کافی بود اہل دنیا را ہمیں وافی بود
ہر کہ[2] اینہا را بداند عاقل است وانکہ اینہا کار بندد کامل است
در جوار[3] أنبیا دارالسلام ہمنشین اولیا باشد مدام
یارب آں ساعت[4] کہ جاں برلب رسد جسم پژمردہ بتاب و تب رسد
شربت شہد شہادت نوشیم خلعت راہِ سعادت پوشیم
چوں ندارم در دو عالم جز[5] تو کس ہم تو می باشی مرا فریادرس

---

[1] اہل: یعنی یہ نصیحتیں دین و دنیا کے لیے کافی ہیں۔

[2] ہر کہ: یعنی جو انھیں سمجھ لے وہ عقل مند اور جو ان پر عمل کرے وہ کامل بن جائے۔

[3] جوار: پڑوس: دارالسلام: جنّت، مدام: ہمیشہ۔

[4] ساعت: گھڑی، جاں برلب رسد: یعنی نزع کے وقت، تاب: وتب، پیچیدگی گرفتن۔

[5] جز: تو کس تیرے سوا کوئی، فریادرس: مددگار۔

صد پند

لقمان حکیم بصاحب زادۂ ذوالاحترام والتکریم

(۱) اول آنکہ اے جان پدر خدائے عز وجل را بشناس، (۲) و ہر چہ از پند ونصیحت گوئی نخست براں کار کن، (۳) سخن باندازۂ خویش گوئی، (۴) قدرِ مردم بداں (۵) حق ہمہ کس رابشناس، (۶) راز خود رانگہدار، (۷) یار را وقت سختی بیازمائے، (۸) دوست را بسود و زیاں امتحان کن، (۹) از مردم ابلہ و ناداں بگریز، (۱۰) دوست زیرک و دانا گزیں، (۱۱) در کار خیر جد و جہد نمای، (۱۲) بر زناں اعتماد مکن، (۱۳) تدبیر با مردمِ مصلح و دانا کن، (۱۴) سخن بجبت گوئی (۱۵) جوانی را غنیمت داں، (۱۶) ہنگامِ جوانی کارِ دو جہانی راست کن، (۱۷) یاران و دوستاں را عزیز دار، (۱۸) با دوست و دشمن ابرو کشادہ دار، (۱۹) مادر و پدر را غنیمت داں، (۲۰) استاد را بہترین پدر شمر، (۲۱) خرچ را باندازۂ دخل کن، (۲۲) در ہمہ کار میانہ رو باش، (۲۳) جواں مردی پیشہ کن (۲۴) خدمت مہماں بواجبی ادا کن، (۲۵) در خانۂ کسیکہ درائی چشم و زباں را نگاہ دار، (۲۶) جامۂ وتن را پاک دار (۲۷) باجماعت یار باش، (۲۸) فرزند را علم و ادب بیاموز، و اگر ممکن باشد، تیر انداختن وسواری بیاموز۔ (۲۹) کفش و موزہ کہ پوشی

نخست: پہلے یعنی پہلے خود کر پھر دوسروں کو نصیحت کر، قدرِ مردم: یعنی لوگوں کا مرتبہ پہچان، سود: فائدہ، زیاں: نقصان، ابلہ: بیوقوف، زیرک: سمجھ دار، گزیں: چن، جد و جہد: محنت و مشقت، تدبیر ہا: مشورے، عجب: غرور، جوانی: یعنی جو اچھے کام بڑھاپے میں نہ ہوسکیں گے جوانی میں کر لے۔

ہنگام: وقت، ابرو کشادہ دار: یعنی ترش روئی نہ کر، غنیمت داں: کیوں کہ ان کو لامحالہ مرجانا ہے، بہترین: یعنی اپنے لیے سب سے زیادہ مفید، دخل: آمدنی، جواں مردی: شرافت، بواجبی: یعنی جس قدر ضروری ہے، نگہدار: یعنی نہ بے موقع نگاہ ڈال نہ بے موقع بات کر، باجماعت: یعنی دوستوں کا دوست بن، تیر انداختن: تا کہ سپاہیانہ زندگی کی عادت پڑے۔

ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر، (۳۰) با ہر کس کار باندازۂ او کن، (۳۱) بشب چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن، (۳۲) کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز، (۳۳) ہر چہ بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند، (۳۴) کار با دانش و تدبیر کن، (۳۵) نا آموختہ استاذی مکن، (۳۶) با زن و کودک راز مگو، (۳۷) بر چیز کساں دل منہ، (۳۸) از بد اصلاں چشم وفا مدار، (۳۹) بے اندیشہ در کار مشو، (۴۰) ناکردہ را کردہ مشمر، (۴۱) کارِ امروز بفردا میفگن (۴۲) با بزرگ تر از خود مزاح مکن، (۴۳) با مردم بزرگ سخن دراز مگو، (۴۴) عوام الناس را گستاخ مساز، (۴۵) حاجت مند را نومید مکن، (۴۶) خیر کساں بخیر خود میامیز، (۴۷) مال خود را بدوست و دشمن منمائی، (۴۸) خویشاوندی از خویشاں مبر (۴۹) کساں را کہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، (۵۰) بخود منگر، (۵۱) جماعتے کہ ایستادہ باشند تو نیز موافقت ہمہ کن، (۵۲) نگشتاں بہمہ مگذاراں، (۵۳) در پیش مردم خلال دنداں مکن، (۵۴) آب دہن و بینی بآوازِ بلند میندار، (۵۵) در فاژہ دست بر دہن بنہ، (۵۶) بروی مردم کاہلی مکش، (۵۷) انگشت در بینی مکن، (۵۸) سخن ہزل آمیختہ مگو، (۵۹) مردم را پیش مردم خجل مکن، (۶۰) سخن گفتہ دیگر بار مخواہ، (۶۱) از سخنے کہ خندہ آید حذر کن، (۶۲) ثنائے خود و اہل خود پیش کس مگو، (۶۳) خود را چوں زناں میارای، (۶۴) ہرگز بمراد از فرزنداں مباش، (۶۵) زباں را نگاہ دار، (۶۶) وقت سخن دست مجنباں، (۶۷) حرمت ہمہ کس را پاس دار،

راست: داہنا، چپ: بایاں، شب: چونکہ رات کے وقت آواز دور تک جاتی ہے، روز: چونکہ چاروں طرف آدمی ہونگے، بہ خود: اپنے لیے، نا آموختہ: بدون سیکھے، کودک: بچہ، کساں: یعنی دوسرے لوگ، بداصلاں: کمینے، بے اندیشہ: بے سوچے، ناکردہ: نہ کیے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھ، مزاح: مذاق، سخن دراز: لمبی بات، خیر کساں: یعنی دوسروں کی بھلائی کو نہ اپنا، خویشاوندی: یعنی اپنوں سے نہ توڑ، بخود منگر: خود بین نہ بن، انگشتاں: یعنی لوگوں پر انگشت نمائی نہ کر۔ میندار: یعنی ناک اور بلغم صاف کرنے کی آواز نہ پیدا ہونی چاہیے، فاژہ: جمائی، کاہلی: انگڑائی، خجل: شرمندہ، سخن گفتہ: یعنی ایک بار میں بات سمجھ لو، ثنا: تعریف، ہرگز: یعنی اولاد کے سہارے نہ جیو، دست مجنباں: ہاتھ نہ چلا، پاس دار: نگاہ رکھ۔

(۶۸) بہ بدآمد کساں ہمدستاں مشو، (۶۹) مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد، (۷۰) تاتوانی جنگ وخصومت مساز، (۷۱) قوت آزمائے مباش، (۷۲) آزمودہ کس رابصلاح گماں مبر، (۷۳) نان خود را بر سفرۂ دیگراں مخور، (۷۴) درکارِ بد تعجیل مکن، (۷۵) برائے دنیا خود را در رنج میفگن، (۷۶) ہر کہ خود را بشناسد اورا بشناس، (۷۷) درحالت غضب سخن فہمیدہ گوئی، (۷۸) بآستیں آب بینی پاک مکن، (۷۹) بوقت برآمدن آفتاب مخسپ، (۸۰) پیش مردم مخور، (۸۱) از بزرگاں براہ پیش مرو، (۸۲) درمیان سخن مردم میا، (۸۳) پیش مردم سر بزانو منہ، (۸۴) چپ و راست منگر بلکہ نظر بسوئے زمیں بدار، (۸۵) اگر توانی برستور برہنہ سوار مشو، (۸۶) پیش مہماں بکسے خشم مکن، (۸۷) مہمان را کار مفرمائے، (۸۸) بادیوانہ ومست سخن مگوئے، (۸۹) با قلاشاں و اوباشاں بر سر محلہا منشیں، (۹۰) بہر سود و زیاں آبروئے خود مریز، (۹۱) فضول ومتکبّر مباش، (۹۲) خصومت مردم بخویش مگیر، (۹۳) از جنگ وفتنہ برکراں باش، (۹۴) بے کارد وانگشتری ودرم مباش (۹۵) مراعات کن، چنداں کہ خوار نسازی (۹۶) فروتن باش، زندگانی کن بخدائے تعالیٰ بصدق، بنفس بقہر، باخلق با نصاف، بہ بزرگاں بخدمت، بخرداں بشفقت، بدرویشاں بسخاوت، بدوستان ویاران بہ نصیحت، بدشمناں بحلم، بجاہلاں بخاموشی، بعالماں بتواضع، (۹۷) بایں طریق بسر بَر،

بہ بدآمد: یعنی لوگوں کے ساتھ برائی کرنے میں تو شریک نہ ہو، سود: یعنی مردہ کی برائی کرنے میں کیا فائدہ ہے، آزمودہ کس: جس شخص کے بارے میں ایک بار (خراب) تجربہ ہو چکا ہے اس کو بھلا نہ سمجھ، مخور: اس لیے کہ تو روٹی اپنی کھائے گا اور سمجھا جائے گا کہ دوسروں کی کھا رہا ہے۔

بشناس: یعنی جو اپنی قدر کرتا ہے تو بھی اس کی قدر کر، برآمدنِ آفتاب: سورج نکلتے وقت، راہِ پیش: آگے آگے، سر بزانو منہ: گھٹنے پر سر نہ رکھ، ستور: سواری، خشم مکن: غصّہ نہ کر، مہمان: یعنی مہمان سے خدمت نہ لے، قلاش: مفلس، اوباش: آوارہ، بر سر محلہا: گلی کوچوں کے نکڑ پر، سود: فائدہ، زیاں: نقصان۔

خصومت: یعنی دوسروں کی بلا اپنے سر نہ لے، کارد: چھری، مراعات: یعنی دوسروں کی خاطر اپنے کو ذلیل نہ کر، زندگانی کن: یعنی اس طریقہ پر زندگی گذارنی چاہیے، بسر بر: گذار،

بر مال کسے طمع مکن و چوں پیش آید منع مکن، لیکن چوں بیش آید جمع مکن، (۹۸) و گفت سہ ہزاراں کلمہ در نصیحت نوشتہ ام سہ کلمہ ازاں برگزیدہ ام، دو کلمہ ازاں یاد دار و یک را فراموش گرداں، یعنی خدائے تعالیٰ و مرگ را یاد دار و نیکی کردہ را فراموش کن، (۹۰) و نیز فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیّت دارد، زینت ست بے پیرایہ، ہیبت بے سلطنت، عبادت بے مُحنت، حصارِ بے دیوار، بے نیازی بے حذر، فراغ از کراماً کاتبین، پوشیدن عیبہا۔

بیت

بطبعم ہیچ مضموں بہ زلب بستن نمی آید خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

فرد

سینہارا خامشی گنجینہ گوہر کند یاد دارم از صدف ایں نکتہ سر بستہ را

(۱۰۰) نقل است کہ ازو پرسیدند از معنے بلوغ چیست، فرمود دو معنی دارد یکے آں کہ از مردمنی بیروں آید دوم آں کہ مرد ازمنی بیروں آید۔ فقط

پیش آید: خود کوئی دے، بیش آید: ضرورت سے زیادہ مل جائے، فراموش گرداں: بھلا دے، پیرایہ: زیب و زینت کی چیزیں، حصار: شہر پناہ، کراماً کاتبین: نیکی بدی لکھنے والے فرشتے، لب بستن: خاموش رہنا، گنجینہ: خزانہ، صدف: سیپ، یعنی صدف لب بند کرلیتا ہے تو قطرہ گوہر بن جاتا ہے، مرد ازمنی: یعنی انسان کے سر سے خودی نکل جائے۔